http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۱۷ تا ۳۰ شعبان ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۶ نومبر تا ۹ دسمبر ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۲۷-۲۸

اسلام کا نظامِ حکومت ﷺ

مُفتیٔ اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور تردیدِ قادیانیت

اکابر کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اِسلامی شریعت خواتین کیلئے رحمت

نومسلمہ خاتون آن صوفی ورلڈ (سویڈن) کے تاثرات

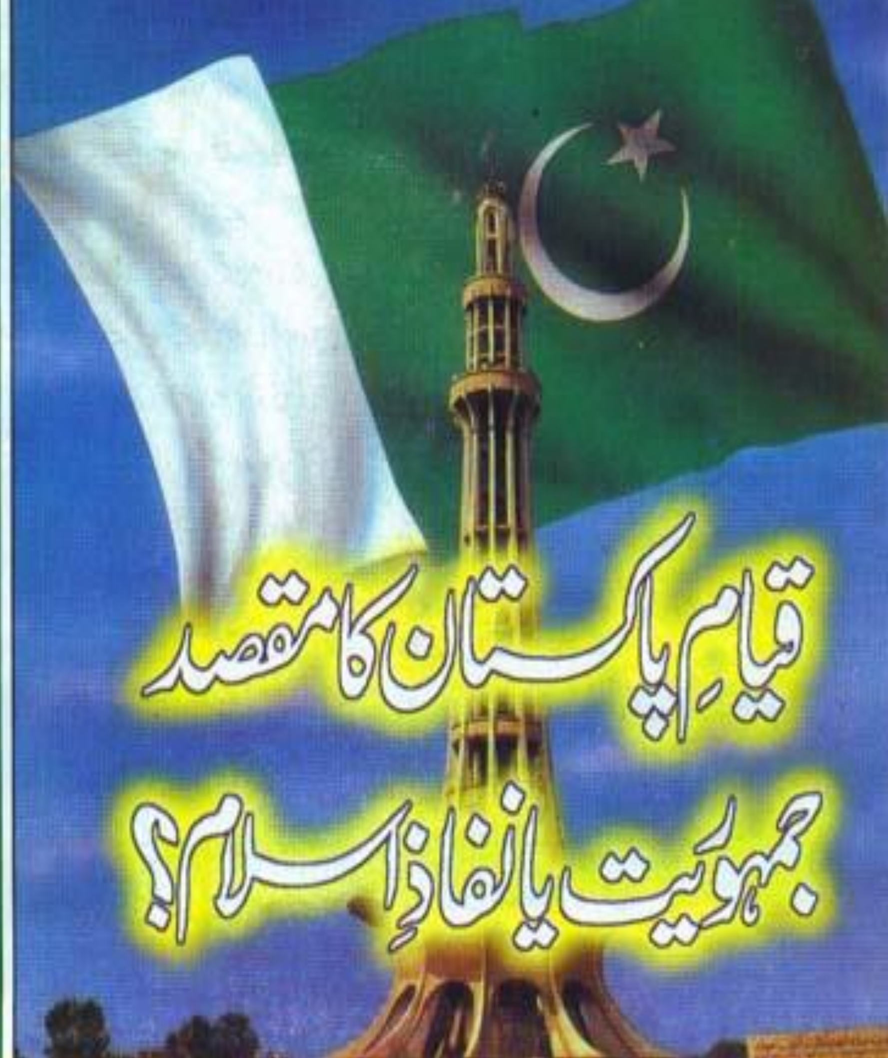

قیامِ پاکستان کا مقصد جمہوریت یا نفاذِ اسلام؟

قیمت: ۵ روپے

قادیانی مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اور فاتحہ دعا و استغفار کرنا حرام ہے :

س :...... قادیانی مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اور ان کے ساتھ مسلمانوں کا جانا فاتحہ پڑھنا گھر میں جاکر سوگ اور اظہار ہمدردی کرنا ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی میں شرکت کرنا کیسا ہے؟

ج :...... قادیانی کافر و مرتد اور زندیق ہیں ان کے دفن میں شرکت کرنا' ان کی فاتحہ پڑھنا' ان کے لئے دعا و استغفار کرنا حرام ہے۔ مسلمانوں کو ان سے مکمل قطع تعلق کرنا چاہئے۔

نوزائیدہ بچے میں اگر زندگی کی کوئی علامت پائی گئی تو مرنے کے بعد اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی :

س :...... ہمارے گاؤں میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے آواز کرتا ہے یا روتا ہے علامت زندگی پائی جاتی ہے۔ اذان کی مہلت نہیں ملتی اور بچہ دو چار سانس کے بعد مر جاتا ہے۔ گاؤں کے رہنے والے اس بچہ کو اس وجہ سے کہ بچہ کے کان میں اذان نہیں ہوئی اس لئے بچہ کا جنازہ نہیں پڑھواتے۔ اور نہ ہی بچے کی میت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرتے ہیں۔ قبرستان کی دیوار کے باہر دفن کرتے ہیں۔ اگر آپ کے خیال میں نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے تو اس صورت میں جنازہ اتنے عرصے سے نہ پڑھنے کا کفارہ کیا ہے؟

ج :...... جس بچے میں پیدائش کے وقت زندگی کی کوئی علامت پائی جائے اس کا جنازہ ضروری ہے خواہ دو تین منٹ بعد ہی اس کا انتقال ہو گیا ہو۔ ایسے بچوں کا جنازہ اس وجہ سے نہ پڑھنا کہ ان کے کان میں اذان نہیں کہی گئی' جہالت کی بات ہے۔ اور ناواقفی کی وجہ سے اب تک جو ایسے جنازے نہیں پڑھے گئے ان پر توبہ استغفار کیا جائے یہی کفارہ ہے۔

نماز جنازہ مسجد کے اندر پڑھنا مکروہ ہے :

س :...... اکثر یہاں دیکھا جاتا ہے کہ جنازہ محراب کے اندر رکھ کر محراب کے سرے پر امام کھڑے ہو جاتے ہیں اور مقتدی حضرات مسجد میں صف آرا ہو جاتے ہیں بعد میں نماز جنازہ پڑھادی جاتی ہے۔ کیا یہ طریقہ صحیح ہے اور عذر یہ پیش کیا جاتا ہے کہ جگہ کی کمی کی وجہ سے ایسا کرنا پڑتا ہے؟

ج :...... مسجد میں نماز جنازہ کی تین صورتیں ہیں اور حنفیہ کے نزدیک علی الترتیب تینوں مکروہ ہیں۔ ایک یہ کہ جنازہ مسجد میں ہو اور امام مقتدی بھی مسجد میں ہوں' دوم یہ کہ جنازہ باہر ہو اور امام و مقتدی مسجد میں ہوں' سوم یہ کہ جنازہ امام اور کچھ مقتدی مسجد سے باہر ہوں اور کچھ مقتدی مسجد کے اندر ہوں۔ اگر کسی عذر صحیح کی وجہ سے مسجد میں جنازہ پڑھا جائے تو جائز ہے۔

نماز جنازہ کی جگہ فرض نماز ادا کرنا :

س :...... کیا یہ بات صحیح ہے کہ جہاں نماز جنازہ پڑھائی جاتی ہے وہاں فرض نماز نہیں پڑھ سکتے؟

ج :...... یہ تو صحیح نہیں کہ جہاں نماز جنازہ پڑھائی جاتی ہو وہاں فرض نماز نہیں پڑھ سکتے۔ البتہ مسئلہ اس کے برعکس ہے کہ جو مسجد نماز پنجگانہ کے لئے بنائی گئی ہو وہاں بغیر عذر کے جنازہ کی نماز مکروہ ہے۔

نماز جنازہ کے لئے حطیم میں کھڑے ہونا :

س :...... حرم شریف میں تقریباً روزانہ کسی نہ کسی نماز کے بعد جنازہ ہوتا ہے' اکثر لوگ حطیم میں کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔ جبکہ امام مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس کھڑا ہوتا ہے۔ تو کیا حطیم میں نماز جنازہ ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟

ج :...... متقدمین سے تو یہ مسئلہ منقول نہیں' البتہ علامہ شامیؒ نے ایک رومی عالم کی گفتگو نقل کی ہے کہ وہ اس کو درست نہیں سمجھتے تھے اور علامہ شامیؒ نے لکھا ہے کہ : "وہ خود اس کو صحیح سمجھتے ہیں۔" (ج ۲' ص ۲۵۶ طبع جدید) جہاں تک مجھے معلوم ہے عام نمازوں میں بھی اور نماز جنازہ میں بھی لوگوں کو حطیم شریف میں کھڑے نہیں ہونے دیا جاتا۔

نماز جنازہ کے جواز کے لئے ایمان شرط ہے نہ کہ شادی :

س :...... اگر کوئی آدمی شادی نہ کرے اور مر جائے تو اس پر جنازہ جائز نہیں اس طرح اگر کوئی عورت شادی نہ کرے یا اس کا رشتہ نہ آئے اور شادی نہ ہو سکے تو کیا اس کا جنازہ جائز ہے؟ آج کل لڑکیوں کی بہتات ہے اور بہت سی لڑکیوں کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے' لیکن ان کا رشتہ نہیں آتا اور ان کا اسی حالت میں انتقال ہو جاتا ہے؟

ج :...... یہ غلط ہے کہ اگر کوئی آدمی شادی نہ کرے اور مر جائے تو اس کا جنازہ جائز نہیں' کیونکہ جنازہ کے جائز ہونے کے لئے میت کا مسلمان ہونا شرط ہے' شادی شدہ ہونا شرط نہیں۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸ | ۱۷ تا ۲۳ شعبان ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۶ نومبر تا ۲ دسمبر ۱۹۹۹ء | شمارہ ۲۷-۲۸ / ۱۶

بنیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر
مولانا عبد الرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

(اداریہ)	4
مفتی اعظم اور تردید قادیانیت (قسط نمبر ۱) (حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی)	6
فتنہ قادیانیت کی نقاب کشائی ..... (قسط نمبر ۲) ..... (حضرت مولانا اللہ وسایا)	9
اسلام کا نظام حکومت .... مولانا حامد الانصاری	12
قیام پاکستان کا مقصد جمہوریت یا نفاذ اسلام .... (مولانا محمد اشرف کھوکھر)	16
اکابر کا عشق رسولؐ .... (مولانا محمد ارشد الحسینی)	21
اسلامی شریعت خواتین کے لئے سرمایہ رحمت .... (نو مسلمہ تمن صوفی رولف)	23
اخبار ختم نبوت	25

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر — یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے — سالانہ ۲۵۰ روپے — ششماہی ۱۲۵ روپے — سہ ماہی ۷۵ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹/۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: [illegible]

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — طابع: سید شاہ حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فوجی اور سول مشترکہ حکومت اسلامی دفعات کے تحفظ کے لئے حکم نامہ کے اجراء کی ضرورت

وزراء اثاثوں کی طرح اپنے قادیانی نہ ہونے کا بھی اعلان کریں

جناب محمد نواز شریف کی برطرفی کو ایک ماہ سے زیادہ عرصہ بیت چکا ہے اور ان کو کراچی کی عدالت میں مقدمہ قتل کے سلسلے میں پیش بھی کیا جارہا ہے۔ چاروں صوبوں میں وزارتوں کی تشکیل اور کسی بھی کابینہ میں کسی قادیانی وزیر کا شامل نہ کیا جانا قابل تحسین اقدام ہے۔ اگرچہ بعض مسلم لیگی ارکان نے جناب محمد یعقوب صاحب سابق صدر اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے قادیانی ہونے کا اظہار کیا ہے لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذرائع کے مطابق موصوف قادیانی نہیں ہیں۔

گورنر سندھ جناب داؤد پوتا صاحب نے کنور ادریس متعصب و متشدد قادیانی کو وزراء میں شامل نہ کرکے اپنے سیاسی تدبر کا ثبوت دیا ہے' ہم گورنر سندھ جناب داؤد پوتا صاحب کے اس قابل تحسین اقدام کے تہہ دل سے ممنون ہیں۔ سابق حکومت کے معطل ہونے کے بعد آئین کی معطلی نئی حکومت کے لئے مجبوری سہی لیکن اسلامی دفعات اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کا تحفظ ناگزیر ہے جس کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے اضطراب و خدشات کا اظہار کیا اور موجودہ حکومت سے اسلامی دفعات اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحفظ کے لئے جناب صدر پاکستان سے ملاقات کرکے مطالبہ کیا کہ عبوری حکم نامہ جاری کرکے دینی حلقوں کی تشویش واضطراب کا ازالہ کیا جائے کیونکہ اسلامی دفعات اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کے اجراء کے لئے مسلمانوں نے ۹۰ سال تک عظیم قربانیاں دیں' اس کے لئے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اپنی نصف سے زیادہ زندگی قید بامشقت پس دیوار زندان بسر کی۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری' مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا لال حسین اختر' سید محمد یوسف بنوری اور مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہم کے علاوہ علمائے اسلام اور دیگر مسلمانوں نے عظیم قربانیاں دیں ہزاروں علمائے اسلام پر انگریز نے ظلم و تشدد کے پہاڑ توڑے حد تو یہ ہے کہ بعد از قیام پاکستان آزمائش ختم نہیں ہوئی۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں ہزاروں مسلمانوں نے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے تب جاکر اسلامی دفعات منظور ہوئیں اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت

قرار دیا گیا۔ ہم جناب محمود احمد غازی سمیت تشکیل دی جانے والی "سیکورٹی کونسل کے" تمام ممبران سے اسلامی دفعات اور قادیانیت سے متعلق قوانین کے تحفظ اور پاکستانی معاشرہ کو صحیح اسلامی فلاحی معاشرہ بنانے کے لئے ان کی خدمات کے صحیح مصرف کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ اس سلسلے میں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے اور اگر خدانخواستہ اس کے برعکس ہوا تو۔ "بیشک اللہ کے سامنے جوابدہ ہونا ہے۔" سیکورٹی کونسل کے ممبران کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسلامی دفعات کے تحفظ کے لئے حکمنامہ جاری کریں تاکہ دینی حلقوں کی تشویش واضطراب کا ازالہ ہو۔ علاوہ ازیں موجودہ حکومت نے مختلف خالی آسامیوں پر نئی بھرتیوں کا آغاز کیا ہے جن پر قبضے کے لئے قادیانی بھاگ دوڑ کر رہے ہیں۔ حکومت کے لئے ضروری ہے کہ وہ خالی آسامیوں پر کسی قادیانی کو تعینات نہ ہونے دے تاکہ حقداروں کے حقوق غضب نہ ہوں اور پاکستان کے اسلامی اور فلاحی مملکت ہونے کے تقاضے پورے کئے جائیں۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے فرزند اور ممتاز دینی رہنما حضرت مولانا عطاء المحسن شاہ بخاری بھی رحلت فرما گئے

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے خلف الرشید' ممتاز عالم دین "حضرت مولانا سید عطاء المحسن شاہ بخاریؒ" اپنی حیات مستعار کا سفر مکمل کرنے کے بعد سفر آخرت کی طرف روانہ ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ٥ موصوف ظاہری وباطنی علوم کی دولت سے مالا مال تھے' جرات شجاعت ودلیری اور حق گوئی' حاضر جوابی اور خودداری میں اپنی مثال آپ تھے۔ تقریر وتحریر آپ کی خوبیوں کا طرہ امتیاز تھا۔ آپؒ نے تمام زندگی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور اسلام کی سربلندی میں بسر کی۔ مولانا مرحوم کی تعریف کے لئے اتنا کافی ہے کہ آپؒ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جیسی عظیم شخصیت کے فرزند ارجمند تھے۔ آپؒ کی رحلت سے علماء حق میں ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ رب العزت آپ کے درجات عالیہ کو مزید بلند فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری' ناظم تبلیغ حضرت مولانا بشیر احمد' مولانا مفتی محمد جمیل خان' مولانا اللہ وسایا کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام مبلغین اور کارکنان نے مولانا مرحوم کے لئے ایصال ثواب کیا اور تمام پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا۔ تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ ان کے لئے ایصال ثواب کریں۔

مُفتیٔ اعظم اور تردیدِ قادیانیت

حق تعالیٰ کی حکمت بالغہ نے اس کائنات میں خیر و شر اور حق و باطل کا سلسلہ ابتدائے تخلیق سے جاری فرمایا اور رہتی دنیا تک جاری رہے گا' اس کی ابتداء اگر ابلیس و آدم کی آویزش سے ہوتی ہے تو اس کی انتہاء دجال و مسیح پر ہوگی۔

اس سنت الٰہیہ کے مطابق جب کسی شر کی قوت نے سر اٹھایا تو اس کا سر کچلنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے رجال خیر کو کھڑا کردیا' اس صدی (چودھویں صدی ہجری) کا سب سے بڑا شر' سب سے بڑا فتنہ' سب سے بڑی گمراہی اور سب سے بڑا دجل و فریب لعین بن لعین بالعین قادیان کا دعویٰ نبوت و مسیحیت تھا' جس نے گزشتہ صدیوں کے سارے کفر و الحاد کا تعفن اپنے اندر سمیٹ لیا تھا۔

یہ فتنہ چونکہ دجل و فریب کی بیساکھیوں کے سہارے چل رہا تھا' اس لئے شروع شروع میں تو بہت سے لوگ اس کی حقیقت ہی کو نہ سمجھے' اور جن حضرات کو اصل حقیقت تک رسائی ہوئی انہوں اس کو دیوانے کی "بڑ" اور "گوز شتر" تصور کرتے ہوئے اسے لائق التفات ہی نہ سمجھا' ادھر انگریز کی عیاری و مکاری' اس کی اعانت و نصرت اور تائید و حمایت نے اس فتنہ کو کم فہم انگریزی خواندہ نوجوانوں اور سرکاری ملازمین میں پنپنے کا پورا موقعہ فراہم کیا' تا آنکہ رفتہ رفتہ قادیانیت کی رگوں میں دجل و فریب کے علاوہ کبر و نخوت اور شیخی و تعلّی کا خون بھی دوڑنے لگا' وہ ہر راہ چلتے کا بازو پکڑ کر اسے حیات مسیح پر بحث کرنے کی

دعوت دینے لگے' اور انہوں نے گلی کوچوں میں مناظروں اور مباحثوں کی فضا پیدا کردی۔ وہ ہر داڑھی والے کو دیکھ کر اس پر پھبتیاں کسنے اور اسلامی عقائد کو چیلنج کرنے لگے۔

یہ وہ صورت حال تھی جس نے امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ کو پریشان کردیا تھا۔ اور آپ کی راتوں کی نیند حرام کردی تھی' خطرہ ہو چلا تھا کہ اگر اس ملعون فتنہ کو لگام نہ دی گئی تو یہ نہ صرف مسلمانوں کی گمراہی کا ذریعہ بن جائے' بلکہ دین محمدی (علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) کے کم از کم ہندوستان سے خاتمہ کا سبب ہوگا۔ علماء امت

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

بحمد اللہ اس فتنہ کی سرکوبی پہلے سے کرتے آرہے تھے مگر حضرت امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری" کے پیش نظر اس فتنہ کا قلع قمع کرنے کے لئے چند اہم اقدامات تھے:

اول:...... اس فتنہ کی ملعونیت و خباثت اس طرح اجاگر کی جائے کہ قادیانیت و مرزائیت کا لفظ جائے خود گالی بن جائے، حتیٰ کہ خود قادیانی بھی اپنے آپ کو مرزائی یا قادیانی کہلانا عار اور شرم کا موجب سمجھیں۔

دوم:...... اہل علم کی ایک باتوفیق جماعت تیار کی جائے جو قادیانیوں کی تلبیسات کا پردہ چاک کرے' اور ان تمام علمی مباحث کو نہایت صاف اور منقح کردے جو اسلام اور قادیانیت کے درمیان زیر بحث آئے ہیں۔

سوم:...... دعوت و تبلیغ اور مباحثہ و مناظرہ کے میدان میں ایسی پیش قدمی کی جائے کہ حریف پسپا ہونے پر مجبور ہو جائے اور اسے ہر گلی کوچے میں مسلمانوں کو للکارنے کی جرأت نہ ہو۔

چہارم:...... رد قادیانیت اور تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کا ایک مستقل مشن بن جائے تاکہ جہاں کہیں قادیانیت کے طاغوتی جراثیم پائے جائیں وہاں ختم نبوت کا تریاق مہیا کیا جا سکے۔

حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کے علمی تفوق اور روحانی توجہ نے پورے دارالعلوم دیوبند کو اس محاذ پر لگادیا' آپ کے زیر اشراف جو جماعت قادیانیت کے استیصال کے لئے تیار ہوئی اس میں حضرت اقدس مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی قدس سرہ کی شخصیت بالآخر اپنے دور کی نمایاں ترین شخصیت بن گئی۔

حضرت مفتی اعظمؒ نے ردّ قادیانیت پر جو کام کیا اسے آسانی کے لئے تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

اول:...... دعوت و تبلیغ کے ذریعہ نیز مباحثہ و مناظرہ کے میدان میں اور عدالت کے کٹہرے میں قادیانیت کا مقابلہ۔

دوم:...... تصنیف و تالیف کے ذریعہ رد قادیانیت کی خدمت۔

سوم:...... دارالعلوم دیوبند کی مسند دارالافتاء سے قادیانیوں کی دینی حیثیت کی تشخیص اور ان کے

شبہات کا ازالہ۔

اول الذکر دونوں حصوں کا مختصر سا خاکہ خود مفتی صاحبؒ کے اس مقالہ میں آجاتا ہے' جو "حیات انور" میں شامل ہے' اور جو ہمارے پاس سب سے مستند ذریعہ معلومات ہے، اس لئے اس مقالہ کا ضروری حصہ یہاں نقل کیا جاتا ہے، جس سے اس دور کے بعض اہم واقعات بھی معلوم ہوں گے' حضرت شاہ صاحبؒ کے رد قادیانیت کے لئے اہتمام اور اپنے تلامذہ کی تربیت پر روشنی بھی پڑے گی اور حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کا اجمالی تعارف بھی ہوگا' حضرت مفتی صاحبؒ لکھتے ہیں:

فتنہ مرزائیت کی شدت اور اس کے بعض اسباب:

تقریباً ۱۳۴۰ھ کا واقعہ ہے کہ فتنہ قادیانیت پورے ہندوستان کے اطراف و جوانب میں اور خصوصاً پنجاب میں ایک طوفانی صورت سے اٹھا۔ اس کا سبب خواہ یہ ہو کہ ۱۹۱۹ء کی جنگ عظیم میں قادیانی مسیح کی امت نے مسلمانوں کے مقابلہ میں عیسائیوں (انگریزوں) کو کوئی مدد بہم پہنچائی ہو' جس کا اعتراف خود قادیانیوں نے اپنے اخبارات میں کیا ہے' اور یہی وجہ تھی کہ جب بغداد سات سو سال کے بعد مسلمانوں کے قبضہ سے نکل کر انگریزوں کے تسلط میں داخل ہوا تو جہاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری امت اس کے رنج و غم میں مبتلا تھی وہیں قادیانی مرزا کی امت قادیان میں چراغاں کر رہی تھی۔ (الفضل قادیان) اس جنگ میں امداد دینے اور مسلمانوں کے مقابلہ میں انگریزوں کو کامیاب بنانے کے صلہ میں انگریزوں کی حمایت (بقول مرزا صاحب) اپنے اس خود کاشتہ پودے کو زیادہ حاصل ہوگئی اور اس کا یہ حوصلہ ہوگیا کہ وہ کھل کر مسلمانوں کے مقابلے میں آجائے اور ممکن ہے کہ کچھ اور بھی اسباب ہوں۔

یہ زمانہ دارالعلوم دیوبند میں میرے درس و تدریس کا ابتدائی دور تھا' اور میں اس بسم اللہ کے گنبد میں اپنی کتاب اور سبق پڑھانے کے سوا کچھ نہ جانتا تھا کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔

لیکن ہمارے بزرگ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے فروغ اور اسلام کی خدمت ہی کے لئے پیدا فرمایا تھا قادیانیت کے اس بڑھتے ہوئے طوفان سے سخت تشویش و اضطراب محسوس فرما رہے تھے، اور تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ اس کے مقابلے کی فکر کر رہے تھے، بالخصوص حضرت شاہ صاحب قدس سرہ پر اس فتنہ کا بہت اثر تھا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس فتنہ کے مقابلہ کے لئے ان کو چن لیا ہے۔ جیسا ہر زمانہ میں عادۃ اللہ یہ رہی ہے کہ ہر فتنہ کے مقابلہ کے لئے اس وقت کے علماء دین میں سے کسی کو منتخب کر لیا گیا اور اس کے قلب میں اس کی اہمیت ڈال دی گئی، فتنہ قادیانیت کے استیصال میں حضرت ممدوحؒ کی شبانہ روز جدوجہد اور فکر و عمل سے دیکھنے والے کو یقین ہو جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس خدمت کے لئے آپ کو چن لیا ہے۔

مصر و عراق وغیرہ ممالکِ اسلامیہ میں فتنہ قادیانیت کا انسداد:

میں حسب عادت ایک روز استاذ محترم حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کی دائمی عادت کے خلاف یہ دیکھا کہ ان کے سامنے کوئی کتاب زیر مطالعہ نہیں، خالی بیٹھے ہوئے ہیں، اور چہرے پر فکر کے آثار نمایاں ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ کیسا مزاج ہے؟ فرمایا کہ بھائی مزاج کو کیا پوچھتے ہو؟ قادیانیت کا ارتداد اور کفر کا سیلاب امنڈتا نظر آتا ہے۔ صرف ہندوستان میں نہیں عراق و بغداد میں ان کا فتنہ سخت ہوتا جاتا ہے، اور ہمارے علماء عوام کو اس طرف توجہ نہیں۔ ہم نے اس کے مقابلہ کے لئے جمعیت علماء ہند میں یہ تجویز پاس کرائی تھی کہ دس رسالے مختلف موضوعات متعلقہ قادیانیت پر عربی زبان میں لکھے جائیں اور ان کو طبع کرا کر ان بلاد اسلامیہ میں بھیجا جائے' مگر اب کوئی کام کرنے والا نہیں ملتا۔ اس کام کی اہمیت لوگوں کے خیال میں نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اپنی استعداد پر تو بھروسہ نہیں لیکن حکم ہو تو کچھ لکھ کر پیش کروں' ملاحظہ کے بعد کچھ مفید معلوم ہو تو شائع کیا جائے' ورنہ بیکار ہونا ظاہر ہی ہے۔

ارشاد ہوا کہ مسئلہ ختم نبوت پر

لکھو۔ احقر نے استاذ محترم کی تعمیل ارشاد کو سرمایہ سعادت سمجھ کر چند روز میں تقریباً ایک سو صفحات کا ایک رسالہ عربی زبان میں لکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت ممدوحؒ رسالہ دیکھتے جاتے تھے اور بار بار دعائیہ کلمات زبان پر تھے' مجھے کوئی تصور نہ تھا کہ اس ناچیز خدمت کی اتنی قدر افزائی کی جائے گی، پھر خود ہی حضرت ممدوحؒ نے اس رسالہ کا نام "ہدیۃ المھدیین فی آیۃ خاتم النبیین" تجویز فرما کر اس کے آخر میں ایک صفحہ بطور تقریظ تحریر فرمایا، اور آپ نے اہتمام سے اس کو طبع کرایا' مصر' شام' عراق' مختلف مقامات پر اس کے نسخے روانہ کئے۔

خاص قادیان میں پہنچ کر اعلان حق اور رد مرزائیت :

اسی زمانہ میں حضرت ممدوحؒ کے ایماء پر امرتسر و پٹیالہ و لدھیانہ کے چند علماء نے یہ تجویز کیا کہ اس فتنہ کے استیصال کے لئے خاص قادیان میں ایک تبلیغی جلسہ سالانہ منعقد کیا جائے تاکہ قضیہ زمین بر سر زمین طے ہو سکے۔ یہ عوام کو فریب میں ڈالنے والے مناظرے اور مباہلے کے چیلنج جو اکثر اس فرقہ کی طرف سے چھپتے رہتے ہیں ان کی حقیقت لوگوں پر واضح ہو جائے۔ چنانچہ چند سال مسلسل یہ جلسے قادیان میں ہوتے تھے اور حضرت ممدوحؒ اکثر بذات خود ایک جماعت علماء دیوبند کے ساتھ اس میں شرکت فرماتے تھے۔ احقر ناکارہ بھی اکثر ان میں حاضر رہا ہے۔

قادیانی گروہ نے اپنے آقاؤں (انگریزوں) کے ذریعہ ہر طرح اس کی کوشش کی کہ یہ جلسہ قادیان میں نہ ہو سکے' لیکن کوئی قانونی وجہ نہ تھی جس سے جلسے روک دیئے جاویں کیونکہ ان جلسوں میں عالمانہ بیانات تہذیب و متانت کے ساتھ ہوتے اور کسی نقص امن کے خطرہ کو موقع نہ دیتے تھے' جب قادیانی گروہ اس میں کامیاب نہ ہوا تو خود تشدد پر اتر آیا۔ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ اور ان کے رفقاء کو قادیان جانے سے پہلے اکثر ایسے خطوط گمنام ملا کرتے تھے کہ اگر قادیان میں قدم رکھا تو زندہ واپس نہ جاسکو گے' اور یہ صرف دھمکی ہی نہ تھی بلکہ عملاً بھی اکثر اس قسم کی حرکتیں ہوتی تھیں کہ باہر سے جانے والے علماء و مسلمانوں پر حملے کئے جاتے تھے' ایک مرتبہ آگ بھی لگائی گئی۔

لیکن حق کا چراغ کبھی پھونکوں سے بجھایا نہیں گیا' اس وقت بھی ان کے اخلاق باختہ حملے مسلمانوں کو ان جلسوں سے نہ روک سکے۔

مرزائیت پر تصانیف کا سلسلہ :

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ہم چند خدام جلسہ قادیان میں حضرت ممدوح کے ساتھ حاضر تھے' صبح کی نماز کے بعد حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نے اپنے مخصوص تلامذہ حاضرین کو خطاب کر کے فرمایا کہ زمانہ کو الحاد کے فتنوں نے گھیر لیا اور قادیانی دجال کا فتنہ ان سب میں زیادہ شدت اختیار کرتا جاتا ہے۔ اب ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ ہم نے اپنی عمر و توانائی کا بڑا حصہ اور درس حدیث کا اہم موضوع حنفیت و شافعیت کو بنائے رکھا۔ ملحدین زمانہ کے وساوس کی طرف توجہ نہ دی' حالانکہ ان کا فتنہ مسئلہ حنفیت و شافعیت سے کہیں زیادہ اہم تھا' اب قادیانی فتنہ کی شدت نے ہمیں اس طرف متوجہ کیا تو میں نے اس سے متعلقہ مسائل کا کچھ مواد جمع کیا ہے' اگر اس کو میں خود تصنیف کی صورت سے مدوّن کروں تو میرا طرز ایک خالص علمی اصطلاحی رنگ ہے اور زمانہ قحط الرجال کا ہے' اس قسم کی تحریر کو نہ صرف یہ کہ پسند نہیں کیا جاتا' بلکہ اس کا فائدہ بھی بہت محدود رہ جاتا ہے' میں نے مسئلہ قراۃ فاتحہ خلف الامام پر ایک رسالہ "فصل الخطاب" بزبان عربی تحریر کیا۔ اہل اور طلباء میں عموماً مفت تقسیم کیا لیکن اکثر لوگوں کو یہی شکایت کرتے سنا کہ پوری طرح سمجھ میں نہیں آتا۔ اس لئے اگر آپ لوگ کچھ ہمت کریں تو یہ مواد میں آپ کو دے دوں۔ اس وقت حاضرین میں چار آدمی تھے' احقر ناکارہ اور حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سابق ناظم شعبہ تعلیم و تبلیغ دارالعلوم دیوبند اور حضرت مولانا بدر عالم صاحب سابق مدرس دارالعلوم دیوبند و جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سورت و دارالعلوم ٹنڈوالہ یار سندھ و حال مہاجر

باقی صفحہ ۱۹ پر

فِتنۂ قادیانیت کی نقاب کشائی

تحریر: حضرت مولانا اللہ وسایا

۲:- آنے والے کا لقب مسیح اللہ روح اللہ کلمۃ اللہ ہے۔ اس کا لقب کوئی نہ تھا یا زیادہ سے زیادہ وہی سؤر مار۔ جس کا حوالہ پہلے گزر چکا ہے۔

۳:- آنے والے کی والدہ کا نام مریم ہے' اس کی والدہ کا نام چراغ بی بی تھا' اس کا لقب گھسیٹی مشہور عام ہے۔

۴:- آنے والے کی والدہ کی عصمت و عفت کی قرآن مجید نے گواہی دی۔ مرزا قادیانی کی ماں کی کمائی اس وقت کے لوگوں کو معلوم ہو گی' ہم کچھ نہیں کہہ سکتے' مگر جس کا بیٹا اتنا مقدر والا تھا کہ اس کے صاحبزادے مرزا محمود کو مرزا کے ایک مرید جو اس کو خط میں مسیح موعود لکھتے ہیں اور پھر وہ خط مرزا محمود نے اپنے خطبہ جمعہ میں لوگوں کو سنایا اور پھر مرزائی اخبار الفضل قادیان مورخہ ۳۱/اگست ۱۹۳۸ء کو ص ۷' پر شائع ہوا' جس میں ہے کہ:

"حضرت مسیح ولی اللہ ہے اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کیا کرتے ہیں اگر انہوں نے کبھی زنا کر لیا تو اس میں کیا حرج ہے۔"

یہ چراغ بی بی کے صاحبزادے کے کمالات ہیں تو غرض یہ کہ مرزا قادیانی میں ایک نشانی بھی عیسیٰ علیہ السلام والی نہ پائی جاتی تھی۔

۵:- اور یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے' یہ ماں کے پیٹ سے نکلا۔

۶:- وہ فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر آئیں گے اسے دائی نے وصول کیا۔

۷:- عیسیٰ علیہ السلام جب آئیں گے تو ان کے سر کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہو گا گویا غسل کر کے آئے ہیں جبکہ مرزا نفاس کے خون میں لت پت تھا۔

۸:- مسیح علیہ السلام نے تشریف آوری کے وقت دو چادریں پہن رکھی ہوں گی جبکہ مرزا پیدائش کے وقت الف ننگا تھا۔

۹:- مسیح علیہ السلام کی تشریف آوری کے وقت خوش و خرم ہوں گے جبکہ مرزا قادیانی میں یہ صفت نہ پائی جاتی تھی اور یہ کہ مرزا تو حضرت مسیح کے ساتھ کسی قسم کی مشابہت نہیں رکھتا تھا۔

س: مرزائی کہتے ہیں کہ اخبار الفضل کی عبارت مرزا قادیانی پر الزام ہے زنا کا؟

ج: الزام ہم نے مرزا پر لگایا نہیں پڑھ کر سنایا ہے۔ اس پر زنا کا الزام تو اس کے مرید نے جو اس کو مسیح موعود اور ولی اللہ لکھتا ہے' اس نے لگایا اور اس کے مقدس بیٹے نے پڑھ کر خط سنایا۔ ہم جس وقت یہ حوالہ دیتے ہیں تو مرزائی اس سے بہت چیں بہ جبیں ہوتے ہیں' لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا قصور صرف اتنا ہے کہ ہم صرف حوالہ دیتے ہیں اگر یہ حوالہ پڑھنا قصور ہے تو سب سے بڑا قصوروار مرزا محمود تھا اور جس نے خط پڑھ کر سنایا۔ خط لکھنے والا مرزائیوں کا اپنا آدمی تھا جس نے خط میں مرزے کو ولی اللہ اور مسیح موعود لکھا ہے۔ اس کا مرزے کو مسیح موعود اور ولی اللہ لکھنا دلیل اس بات کی ہے کہ وہ آدمی ہمارا نہیں مرزائیوں کا تھا۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ مرزا قادیانی کے زنا کے اس حوالہ سے مرزائی بہت چیں بہ جبیں ہوتے ہیں' لیکن اگر یہی الزام مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لگائے تو اس سے مرزائیوں کی رگ حمیت نہیں پھڑکتی۔

س: مرزائی یہ کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نہیں کی؟

ج: مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "دافع البلا" کے آخری ٹائٹل پیج پر لکھا ہے:

"لیکن مسیح علیہ السلام کی راست بازی اپنے زمانے میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر فضیلت ہے' کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا یا غیر ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس کا یہ نام رکھنے سے مانع تھے۔"

مرزا قادیانی کی اس عبارت سے چار باتیں ثابت ہوئیں:

۱:- مسیح شراب پیتا تھا۔

۲ :- فاحشہ عورت اپنی بدکاری کے مال سے خریدا ہوا عطر ان کے سر پر لگاتی تھی۔

۳ :- فاحشہ عورتیں اپنے ہاتھوں اور سر کے بالوں سے مسیح کے جسم کو چھوتی تھیں۔

۴ :- غیر محرم جوان عورتیں مسیح علیہ السلام کی خدمت کیا کرتی تھیں۔

ان گناہوں میں ملوث ہونے کے باعث مسیح علیہ السلام کا نام قرآن میں حصور نہیں رکھا گیا۔

اس عبارت میں دو چیزیں قابل توجہ ہیں :

(۱)...... مرزا قادیانی نے عیسائیوں کی کتابوں سے مسیح علیہ السلام پر الزام نہیں لگایا بلکہ مسیح علیہ السلام کے دامن کے داغ کو دور کرنے کے لئے قرآن سے استدلال کیا ہے۔

(۲)...... پھر استدلال بھی کیسا بیہودہ اور بے ہودا ہے' اگر قرآن مجید نے مسیح علیہ السلام کے ان گناہوں کے باعث ان کو حصور نہیں کہا تو قرآن مجید میں باقی انبیاء کرام علیہم السلام حضرت نوح علیہ السلام خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حصور نہیں کہا گیا۔ کیا ان کو بھی حصور نہ کہنے کی یہی وجہ تھی ؟ نعوذ باللہ کہ ان سے بھی یہی گناہ ہوا ہے ؟

اصل واقعہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بدترین دشمن تھا۔ آپ کی والدہ کے متعلق مرزا نے لکھا ہے کہ :

"مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکے رکھا اور پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔" (کشتی نوح ص ۱۶)

حضرت مسیح علیہ السلام اپنے باپ یوسف کے ساتھ ۲۲ برس کی مدت تک نجاری کا کام کرتے رہے۔

"کشتی نوح" کے ص ۱۶ پر لکھا ہے :

"آپ کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں' یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھیں۔"

مرزا قادیانی نے حضرت مسیح کے خاندان کے متعلق لکھا کہ :

"آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے' آپ کی تین نانیاں اور دادیاں زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ)

یہاں اس حوالہ میں دادیاں کا لفظ توجہ طلب ہے' دادی اس کی ہوتی ہے جس کا دادا ہو اور دادا اس کا ہوتا ہے جس کا باپ ہو' مرزا قادیانی حضرت مسیح کی دادیاں کے لفظ لکھ کر یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ آپ بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوئے۔

مرزا قادیانی نے حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات کے متعلق لکھا ہے :

"مسیح کا چال چلن کیا تھا' ایک کھاؤ پیو' شرابی' نہ زاہد' نہ عابد' نہ حق کا پرستار' متکبر' خود بین اور خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد ۳ ص ۲۱)

مسیح علیہ السلام کے معجزات کا انکار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :

"عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴' حاشیہ)

مرزا قادیانی نے اسی ضمیمہ انجام آتھم کے ص ۷ پر لکھا ہے کہ :

"آپ کے ہاتھ میں سوائے فریب اور مکر کے کچھ نہ تھا۔"

اعجاز احمدی کے ص ۱۴ پر لکھا ہے :

"ہائے کس کے آگے ماتم کے لئے جائیں کہ حضرت عیسیٰ کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹ نکلیں۔"

مرزا قادیانی پر لعنت بے شمار' لعنت' لعنت' لعنت' مرزا قادیانی پر لعنت' لعنت' لعنت' لعنت' مرزا قادیانی پر لعنت' لعنت' لعنت' مرزا قادیانی پر لعنت' لعنت' لعنت' مرزا قادیانی پر لعنت بے شمار لعنت' الودے پچھے تے لعنت' لعنت' لعنت' بے شمار لعنت' لعنت...... جتنے زمین کے ذرے' جتنے آسمان کے تارے ہیں ان سے بڑھ کر مرزے پر لعنت' لعنت' لعنت' لعنت' لعنت' لعنت۔

مرزے نے اپنی کتاب "نور الحق" میں ایک ہزار بار لعنت لعنت لکھ کر کئی صفحات کالے کئے ہیں۔

س : مرزا قادیانی خود کو مسیح موعود ہونے کے مدعی تھے تو وہ مسیح علیہ السلام کی کس طرح توہین کے مرتکب ہو سکتے ہیں ؟

ج : پہلے تو مرزائی یہ بتلائیں کہ مرزا قادیانی نے ازالہ اوہام کے ص ۱۹ پر لکھا ہے کہ :

"اس عاجز نے جس نے مثیل مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود' خیال کر بیٹھے میں نے یہ ہرگز دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح ہوں' جو شخص یہ الزام میرے پر لگائے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔"

مرزا قادیانی کے اس فرمان کو قادیانی بار بار پڑھیں وہ کہتا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں نہ کہ مسیح موعود' جو مجھے مسیح کہے وہ کم فہم مفتری اور کذاب ہے اسی کتاب کے ٹائٹل پر دیکھیں کہ مرزا قادیانی کو مسیح موعود کہا گیا ہے اب مرزائی ارشاد فرمائیں

کہ اندر کی بات صحیح یا غلط کی؟ یا یہ کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور اس کا ذمہ مرزائیوں کے ذمہ ہے۔

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں مگر کشتی نوح میں لکھا ہے کہ :

"میں عیسیٰ ابن مریم ہوں"

اب قادیانی بتائیں کہ پہلے والی بات صحیح ہے یا کشتی نوح والی اور پھر لطف یہ کہ مسیح ابن مریم بننے کے لئے مرزا نے جو کہانی تراشی ہے وہ عجیب ہی عبرت آموز اور حیا سوز ہے۔

مرزا قادیانی نے کشتی نوح کی ص ۵۰ اور ۵۱ پر لکھا ہے کہ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔

اور اس سے اگلے صفحے پر درد زہ اور کھجور کا بھی ذکر ہے اب مرزائی فیصلہ کریں کہ اس نے ازالہ میں کہا کہ میں مثیل مسیح ہوں اور اس حوالہ میں کہا کہ میں مسیح ہوں کیا اس سے مرزا قادیانی کے اس طرز عمل سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ اس کے دل میں چور تھا؟ جیسے چور قدم قدم گھر والوں کو سویا ہوا پاکر چوری کے لئے قدم اٹھاتا ہے یہی کیفیت مرزے کے دماغی بیلاٹ کی تھی اب ظاہر ہے کہ ان دو میں سے ایک صحیح اور ایک غلط؟ مرزائی فیصلہ کریں کہ مرزے نے کونسی بات صحیح کہی ہے اور کونسی غلط اور یہ بھی یاد رہے کہ جھوٹا نبی نہیں ہو سکتا۔ یہاں ایک سوال یہ بھی رہ جاتا ہے کہ مرزا صاحب کو حمل کیسے ٹھہرا ہے؟ اسلامی قربانی ص ۳۴ پر مرزا صاحب کے مرید باصفا نے حضرت صاحب کا ایک کشف لکھ کر اس معمہ کو حل کر دیا حضرت صاحب نے ایک دفعہ اپنے کشف کی یہ حالت بیان کی کہ گویا آپ عورت ہیں اور خدا تعالیٰ نے آپ سے قوت رجولیت کا اظہار کیا سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے۔

اللہ رب العزت کے متعلق یہ دریدہ دہنی یا وہ گوئی پھر خود حاملہ خود ہی خود سے پیدا ہو گئے بالکل خود ہو گئے۔ یہ میں ولد کے معمہ کو حل کرنا نہ کرنا مرزائیوں کی ذمہ داری ہے۔

باقی رہا مرزائیوں کا یہ کہنا کہ وہ کس طرح مسیح کی توہین کے مرتکب ہوئے یہ تو ممکن ہی نہیں بات امکان کی نہیں یہاں تو مسئلہ وقوع کا ہے کہ وہ توہین کے مرتکب ہوئے اس کا باعث مندرجہ ذیل ہے :

(۱)...... مرزا قادیانی کے مسیح بننے کے لئے ضروری تھا کہ وہ مسیح علیہ السلام کی صفات کا حامل ہوتا مرزا اس درجہ پر پہنچ نہیں سکتا تھا تو ان کا درجہ کم کر کے اپنے درجہ اور سطح پر ان کو لے آیا کہ جیسے میں ہوں ویسے ہی مسیح تھے۔ (نعوذباللہ)

(۲)...... آئینہ میں انسان کی اپنی شکل نظر آتی ہے' مرزا قادیانی اپنے کرکٹر اور کردار کے آئینہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کو دیکھتا تھا اس لئے ان کی توہین کا مرتکب ہوتا تھا۔

(۳)...... مسیح بننے کے باعث رقابت کے مرض کا شکار ہو کر وہی تباہی بکنی شروع کر دی کہ چلو میں ان کے جیسا ہی نہیں تو میرے جیسے تھے مرزا قادیانی کو مرض لاحق تھا کہ جب تک حضرت مسیح علیہ السلام کی کسی بھی پہلو سے توہین نہ کر لیتا اسے چین نہ آتا۔

(۴)...... ازالہ اوہام کے ص ۲۵۸ کے حاشیہ پر مرزا نے لکھا ہے :

"یہ عاجز اس عمل کو اگر مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم رہتا اور پھر آگے لکھا کہ ابن مریم استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم رہنے کے بارے میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا رہا کہ کم درجہ کا کہ قریب قریب ناکام رہے۔" (استغفراللہ)

اور اسی کتاب کے صفحہ ۲۹۹ پر ہے کہ :

"مسیح کو دعوت حق میں قریباً ناکامی رہی۔"

یہ ہے مرزا قادیانی کی خود نمائی اور مسیح علیہ السلام کے بارے میں اس کی تنقیص کا انداز گیا شاطرانہ چال کہ چلو ان کو کمتر ثابت کرنے کی کوشش کرو' پھر ایک اور امر کی طرف توجہ کرنا انتہائی ضروری ہے کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو ظاہر ہے کہ اس میں نبوت درکنار شرافت تک قریب نہ پھٹکنے پائی تھی تو مرزا صاحب نے نبوت کا ایسا تصور دیا کہ الامان! یہ مرزا صاحب نے اپنی کتاب تریاق القلوب کے صفحہ ۱۳۲ پر لکھا ہے کہ :

"ایک شخص جو قوم کا چوہڑا یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی ۲۰، ۴۰ سال سے خدمت کرتا کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہیں۔ اب خدا

باقی صفحہ ۲۴ پر

اسلام کا نظامِ حکومت

اسلام دنیا کی سب سے بڑی طاقت اور ہماری دنیا کا یگانہ مذہب ہے۔ ایسا مذہب جو انسانوں سے خطاب کرتا ہے اور انسانوں کے عام فائدے' عام بہتری اور عام تنظیم کے لئے حکومت سے اپنے تعلق کو برملا ظاہر کرتا ہے' اسلام کی تاریخ' اسلام کا قانون اور اسلام کی سیاست اسلام اور حکومت کے باہمی ربط و ضبط پر حجت ہیں۔ اسلام کو ہر اس چیز پر دسترس حاصل ہے جس کا تعلق حکومت سے ہے یا حکومت کے کسی شعبے سے منظم انسانی سوسائٹی' رقبہ' زمین' اقتدار و اختیار اور ہر وہ شے جس کا مطالبہ ایک اچھی حکومت کرتی ہے۔ اسلام کے قانونی تصرف میں ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔

قانونی تشریحات اور نظائر :

اسلام اور حکومت کے درمیان کوئی تعلق ہے یا نہیں؟ اسلام صرف ایک مذہب ہے یا مذہب کے حیثیت سے کچھ اور بھی ہے؟ اس کو حکومت' حاکمیت' سیاست اور سلطنت سے کوئی واسطہ ہے یا بالکل بے واسطہ و بے تعلق ہے۔ وہ مذہب ہے سیاست سے جداگانہ؟ یا سیاست ہے مذہب سے بیگانہ؟ ہم اس کو صرف ایک ایسا نظام کہیں گے جو باطن کی تاجداری کا فرض انجام دیتا ہے یا ایک ایسا دینی نظام سمجھیں جو روح کی قوت سے دنیا کے مادی نظام پر عالمگیر غلبہ کا دعویٰ رکھتا ہے اور ساری دنیا کو ایک خدا کی ایک قوم کی صورت دے کر اپنی حکومت کے کارخانے کو انسانیت عامہ کے تابع فرمان افراد کی میراث قرار دیا ہے؟

یہ وہ اثر انگیز سوالات ہیں جو اکثر یورپ کے الجھے ہوئے دماغ سے پیدا ہوتے ہیں اور کبھی ایشیا کے سادہ فطرت انسانوں کی طرف سے سامنے آتے ہیں اور کبھی کبھی بعض مسلمانوں کے ہیولائی فلسفہ کی قوت سے منظر عام پر آجاتے ہیں۔

جواب سے پہلے یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ اسلام کا مقصد اسلام کی حکومت کے علاوہ کچھ نہیں۔ اسلام کی حکومت کا مفہوم کیا ہے؟

مولانا حامد الانصاری غازی

صرف یہ کہ ہم سب خدا کے اطاعت گزار اور خدا کی حکومت کے علمبردار ہیں: "الاسلام هو التسليم ولا نقياد لا وامر الله تعالىٰ" یہ وہ تعریف ہے جو امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔ جب جرمنی میں یہی الفاظ گوئٹے نے سنے تو وہ تڑپ گیا اور پکار اٹھا کہ: "کیا ہم سب حلقہ بگوش اسلام نہیں ہیں؟" اسلامی حکومت کا یہ وہ تصور ہے جس کو اول دن سے مقصد کا درجہ حاصل ہے۔ اس اعتبار سے اسلام اور حکومت کا تعلق ایسا ہے جیسا کہ فولاد کا تعلق فولاد سے' انبیا کرام کی تاریخ کے تمام نوشتے اور جملہ مقدس الہامی صحیفے گواہ ہیں کہ آدم سے لے کر پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم تک خدا کا ہر نمائندہ اس حکومت کا علمبردار رہا ہے۔

قرآن سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام اور حکومت کے تعلق کی ایک عمارت موجود ہے اور اس کی صدہا بنیادیں قائم ہیں' قرآن نے ہمیں بتایا کہ حکومت کو خدا نے پیدا کیا ہے اور حکومت خدا کا حق ہے۔ خدا نے انسان کو چار چیزیں دی ہیں کتاب (قانون)' حکم (حکومت)' نبوت (پیغمبری)' حکمت (سیاست)

حکومت کا ایک نیابتی حق ہے' حکومت ایک رہنمائی ہے' قرآن حکیم دنیا کے اول درجہ کے پیغمبروں کے نام لے کر حکومت کا ذکر کرتا ہے اور ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ یہ ہیں وہ ہستیاں جنہوں نے اپنی برگزیدہ آرزوؤں میں سے حکومت کو مستقل آرزو قرار دے کر خدا نے ان کو حکومت عطا کی۔ قرآن میں عبادت گزار قوم کے لئے یہ بلیغ (سرکاری فرمان) بھی موجود ہے:

"ان الارض يرثها عبادی الصالحون"

ترجمہ: "یقیناً روئے زمین کے وارث میرے صالح و صلاحیت مند بندے ہوں گے۔"

دوسری جگہ اعلان ہے:

"ہم نے اس قوم کو زمین کے مشرقی منطقوں اور مغربی منطقوں کا وارث کر دیا ہے۔" جس کے افراد کمزور سمجھے جاتے ہیں۔ ٭

قرآن اسلامی تصورات کا سرچشمہ ہے' اس کے بیانات اس سے نکلے ہوئے سوتے ہیں جن کو بند کرنا انسان کے اختیارات سے باہر ہے' قریب

قریب نصف قرآن اسلام اور حکومت کے تعلق کی تاریخ سے بھرا ہوا ہے جس سے انکار کرنا ناممکن ہے' قرآن اعظیم میں حکومت الٰہی کی طرح انسانوں کی نیابتی حکومت (خلافت الٰہی) کا ذکر بھی بدرجہ اہمیت موجود ہے۔ علامہ ابو حیان اندلسی (۷۵۴ھ) نے تفسیر قرآن میں لکھا ہے:

الانبیا هم خلاف الله فی ارضه "پیغمبر روئے زمین پر اللہ کے نائب اور خلیفہ تھے۔" الانبیا اسم لکل من انتقل الیه تدبیر اهلی الارض والنظر فی مصالحهم "اور خلیفہ اس انسان کا خطاب ہوتا ہے جس کے ہاتھ میں روئے زمین کے انسانوں کی تدبیر و تنظیم کا کام اور مفاد عامہ کی نگرانی کا معاملہ کسی طرف سے انتقال پاکر پہنچے۔"

یہ بیان واضح طور پر حکومت کی ان ذمہ داریوں کا ذکر تا ہے جن کا تعلق اسلام کے بلند مرتبہ پیغمبروں سے ہے۔

احادیث میں کثرت سے حکومت کے متعلق ذکر آتا ہے اور نمایاں ہدایات ملتی ہیں' حضرت نعمان بن بشیر نے مندرجہ ذیل روایت کی ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"تم میں نبوت کی حکومت رہے گی' وہ ختم ہو جائے گی تو منہاج نبوت پر خلافت قائم ہوگی' اس کے بعد وہ بھی دنیا سے اٹھ جائے گی تو (ملک عاض) تخت گیر اور ظالم حکومت قائم ہوگی' ابو ثعلبہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آخر میں جابر مطلق آمریت ہوگی اور امت کی خرابی کا سامان پورا ہو جائے گا۔"

اس حدیث میں حکومت کا اسلام سے ایسا تعلق ہے جیسا ایک سوسائٹی کا تعلق اپنے اصل مطمع نظر سے۔ دوسرے اور تیسرے درجہ کی حکومت سے اسلام کا تعلق ایسا ہے جیسے مقصد کا ذریعہ مقصد سے گویا حکومت اصل دین تو نہیں ہے دین کی طاقت کا وسیلہ ہے یہ ایک ایسا پہلو ہے جس نے حکومت کا نقطۂ خیال کے مطابق ایک مستقل مقصد بنادیا ہے۔ البتہ چوتھے اور پانچویں درجہ کی حکومتیں اپنی خرابی پر آپ گواہ ہیں۔ ان سے اسلام کا کوئی تعلق نہیں۔ اگر مسلمانوں کے غلبے اور قوت سے بھی ایسی حکومتیں قائم ہوں تو اس سے اسلام کے نام پر حرف لانا حرف غلط ہوگا۔ یہ بات واضح طور پر (مملکت عضوض) مطلق العنان شہنشاہیت اور (مملکت جبر) حکومت جبر استبداد سے کوئی علاقہ نہیں' کیونکہ یہ بات اسلام کی عام حقیقت کے خلاف ہے۔

اسلامی دور:

اسلام دنیا کے سیاسی ماحول میں ایک قوی الاثر واقعہ کی حیثیت سے علی الاعلان ظاہر ہوا ہے' یہ ایک قدیم الہام تھا جو انسانی فطرت کے مقدس رجحان کی شکل میں نازل ہوا اور انسان کے پاکیزہ ضمیر تک پہنچ کر از سر نو خدا کی امانت بنایا ایک امر خداوندی تھا۔ اجتماعی اعتبار سے سر بسر حیرت انگیز' گویا عقیدہ اور عمل اصول اور حکمت عملی' سیاست اور حکومت' مذہب اور سلطنت کے مکمل اتحاد سے وہ بات ظاہر ہوئی جو معجزہ تھی اور جس کا اس سے پہلے انسانی نظریوں کی جعلی دنیا میں کسی نے نہ دیکھا تھا۔

ظہور اسلام کے ابتدائی زمانہ میں یہ بات صاف طور پر ظاہر ہو چکی ہے کہ اسلام اپنی دینی تنظیم سے ایک دنیاوی نظام بھی پیدا کرے گا' مکہ معظمہ میں جو واقعات رونما ہوئے وہ مدینہ میں ظاہر ہونے والے سیاسی واقعات کا مبارک پیش خیمہ تھے' خدا کے مقدس شہر سے اس کے نکوکار بندوں کا جلاوطن ہونا فتح مکہ کا پیغام تھا اور امن کے پایہ تخت (حرم امن) میں مفسدوں کا غلبہ مدینہ میں ایک ایسے نئے اور عظیم الشان تاریخی دارالسلطنت کا سنگ بنیاد تھا جس کا نام تیرہ (چودہ) سو سال گزرنے کے بعد بھی کروڑوں انسانوں کے دلوں پر حکومت کر رہا ہے' مکہ میں جو بات ہو سکتی تھی رونما ہو کر رہی' لیکن اسی دور کے تاریخی انسان زید بن عمرو بن نفیل نے اسلام کی ہمہ گیر کامیابی اور اقتدار کی جو پیشگوئی کی تھی وہ بھی دنیا کی نگاہوں کے سامنے پوری ہو کر رہی۔

عرب کی نامور خاتون خدیجہ الکبریٰؓ نے ظہور اسلام کے وقت پیغمبر اعظم ﷺ سے پہلا جملہ یہ کہا تھا کہ:

"خدا کی قسم! آپ ﷺ دنیا میں کبھی عزت سے محروم نہ ہوں گے۔"

مشرق و مغرب نے دیکھا کہ عہد نبوی کے آخر دن تک اسلام کی اجتماعی شان عروج و ترقی کا ہر پیغام قبول کرتی رہی' جس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا رہے ہیں' اس دن بھی آپ ﷺ کے نوجوان سپہ سالار اسامہ بن زید کی ایمانی قوت شام والوں کو صبح کا پیغام دے کر اسلام کی حکومت کے لئے ایک نیا میدان تیار کر رہی تھی۔

مذہب اور سیاست:

اسلام ایک مذہب ہے اور مذہب ہی کی حیثیت سے دنیا کے قلب اور قالب پر صحیح معنی میں حکومت کرنے کے لئے ظاہر ہوا ہے۔ جہاں تک دنیا میں فطری قوانین کے نفاذ'

برائیوں کی تباہی' بہترین اصولوں کی ترویج انسانوں کے اتحاد اور انسانیت کے رواج کا تعلق ہے اسلام کا مطمع نظر دفاعی نہیں جارحانہ ہے' ایک ایسا تصور ہے جس سے اسلامی فکر کبھی دست بردار نہیں ہو سکتا' دنیا کی وہ قوتیں جو اسلامی اقتدار کی جولانگاہ میں زمانہ جاہلیت کی نمائندگی کرتی ہیں اور تمام برائیوں کی بقا کے لئے تمام بھلائیوں کی حکومت کو مٹانا چاہتی ہیں برسوں سے مسلمانوں کی فکر کے شیریں چشموں میں زہر گھول کر پلا رہی ہیں وہ خود حقیقی معنی میں حکومت کو کلیسا سے آج تک علیحدہ نہیں کر سکیں لیکن مسلمانوں کے دماغوں میں دین و دنیا کی علیحدگی کا خیال ٹھونسنے پر مصر ہیں۔ امریکہ' انگلستان اور روم کے کلیسا ایشیا اور افریقہ تک متعلقہ حکومتوں کے لئے سیاسی میدان تیار کر رہے ہیں' لیکن مسلمانوں کی سیاسی پرواز اور ہمہ گیر پیش قدمی کو مضمحل کرنے کے لئے "حکومت' مذہب اور سیاست" کی مستقل تثلیث پیدا کر کے اپنا کام نکالنا چاہتی ہیں' اسلام اور مسلمان کو صدیوں سے جو چیلنج دیا جارہا ہے' اس کو پکے عزم کے ساتھ قبول کرنا چاہئے' بحث و مباحثہ کی تمام الجھنوں کا ہمارے پاس ایک ہی سلجھا ہوا جواب ہونا چاہئے کہ اسلام ایک آزاد طاقت ہے اور حکومت پر حاوی ہے' تمام دنیا کو اس حقیقت سے خبردار ہونا چاہئے کہ ہم پیغمبر اسلام ﷺ کو ساری دنیا کا سردار اور اول درجہ کا قائد مانتے ہیں' ہم نے آنحضرت ﷺ کی عظیم الشان زندگی سے حکومت و سیاست کے متعلق جو سبق پایا اس سے دستبردار ہونا ہمارے قانونی اختیار کی حد سے باہر ہے ہمیں اپنے دانا دشمنوں' نادان' دوستوں اور اپنی مسجدوں کے خطیبوں سے بھی کہہ دینا چاہئے کہ ہم دنیا کو برا نہیں سمجھتے اور دین کے ساتھ دنیا کی عزت بھی چاہتے ہیں اور دنیا میں وہ فتح و فوز بھی جس کا نتیجہ دنیا کی حکومت ہے۔

ہمیں خدا کے قرآن پیغمبر برحق کے فرامین اور ہمارے علماء اجتماعات کی ہدایتوں نے یہ یقین دلایا ہے کہ اسلام اور حکومت کا تعلق کبھی نہیں ٹوٹ سکتا' اسلام اور حکومت کے تعلق کا انکار ایک ناقابل قبول دعویٰ ہے جسے ڈاکٹر آرنلڈ کے ان الفاظ میں مسترد کر دینا چاہئے:

"اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ فتح و جنگ میں حصہ لینا ہی شان رسالت کے خلاف تھا تو یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلقین میں یہ قول شامل نہ تھا...... کہ میری بادشاہی اس دنیا کی نہیں۔"

چند قانونی حوالے:

اسلام نے آج تک حکومت سے دستبردار ہونے کے متعلق کوئی دستاویز نہیں لکھی کیونکہ ہمیں مندرجہ ذیل خالص قانونی حوالوں سے یہ علم ہے کہ اسلام دنیا کی حکومت کو اپنا منصب قرار دیتا ہے۔

(۱)...... قرآن حکیم اسلام کا قانون کلی ہے اس کے صفحات پر جابجا حکومت کا ذکر ہے اسمیں اسلام کی تخلیق اور اسلام کی تکوین کے ساتھ عالمگیر نیابتی حکومت کا ذکر ہے اس کے مختلف پاروں میں خدا کی حکومت و حاکمیت' بندگان خدا کی امامت و ریاست کا تذکرہ موجود ہے۔

یہ قرآن حکیم ہی ہے جس نے انسانوں کو یہ بتایا ہے کہ حکومت ایک قسم کی امانت ہے' ایک خاص قسم کا معاہدہ ہے' خدا کے بندوں کے لئے خدا کا ورثہ ہے' انسانیت عامہ کے فرمانروائے اعلیٰ (ملک الناس) کی طرف سے ایک نیابتی حق ہے' حکومت جابرانہ فعل نہیں ہے بلکہ اعلیٰ درجہ کی رہنمائی ہے جس میں سر تا سر رشد و ہدایت اور مرضی عامہ کو دخل ہے۔ حکومت کا تعلق روئے زمین کے اقتدار و استقرار' تمکن و وقار اور سکونت و استعمار (آبادی اور عمرانیت) سے ہے۔ حکومت جاہلیت کے طرز پر نہ ہونی چاہئے بلکہ بہتر سے بہتر طریقہ پر خدا کے نازل کئے ہوئے قانون کے مطابق ہونی چاہئے۔

یہ الفاظ بھی قرآن ہی میں ہیں:

ترجمہ: "ہم نے آدم کو روئے زمین کو خلیفہ (نائب السلطنت) بنایا' خدا تم کو اور نیک کردار لوگوں کو روئے زمین کی حکومت دے گا ہم نے ابراہیم کو مملکت عظمیٰ عطا کی ہے۔"

حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا کی تھی مجھ کو اتنی بڑی مملکت دی جائے کہ اس کی مثال نہ لائی جاسکے' قرآن کہتا ہے کہ:

ترجمہ: "ہم نے داؤد و سلیمان علیہما السلام کو حکومت دی اور (حکومت کا) علم عطا کیا۔"

اسلام کا ظہور اور اسلامی حکومت کا تاریخی طور پر منظر عام پر آنا قرآن ہی کے وعدہ کی تکمیل ہے جو از اول تا آخر اسلام اور حکومت کی ربط کو ظاہر کرتا ہے۔

(۲)...... پیغمبر اعظم ﷺ نے اول اول جو فرمان نافذ کئے ہیں ان میں وہ فرمان بھی ہیں جس میں اپنے خاندان کو خطاب کر کے تمام دنیا کو پیغمبرانہ اقتدار کی اطلاع دی گئی ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"آج تک کوئی جوان ایسا پیدا نہیں

ہوا جو تم کو مجھ سے بہتر مطمع نظر سے باخبر کرتا' میں تمہارے پاس دنیا اور آخرت کی بہتری کے لئے آیا ہوں' خدا کی بالادست حکومت سے مجھے یہ ہدایت ہے کہ میں تم کو اس کی طرف دعوت دوں' مجھے اس حکومت کے کام میں وزراء کی ضرورت ہے' کون ہے جو میرے ساتھ وزیر کی حیثیت سے کام کرے۔"

اس فرمان میں "دنیا کے مفاد" کا ذکر خاص طور پر کیا گیا ہے' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے مفاد کی بہتری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اول درجہ کے مقاصد میں داخل تھی' کیا اس کے بعد بھی ہمیں یہ حق ہے کہ ہم دنیا کے بہترین فائدوں کو نظر انداز کردیں؟

ابن کثیر اس فرمان کو درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"نبوت کے تین سال بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے حکم پر انسانوں کو جمع ہونے کی دعوت دی۔"

بڑا صبر آزما زمانہ تھا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت فیصلہ کا اعلان یہ تھا:

"یا تو خدا کا حکم غالب ہوگا یا میں اپنی جان سے گزر جاؤں گا۔" (ابن کثیر ج ۳' ص ۴۲)

سوال پیدا یہ ہوتا ہے کہ کیا خدا کے حکم کے لئے حکومت ضروری ہے؟ اور کیا اس کا تعلق اسلام سے نہیں؟

(۳)...... دوسری صدی ہجرت کے امام ابو عبید قاسم بن سلامؒ نے اپنی کتاب میں حضرت تمیم داریؓ سے ایک حدیث نقل کی ہے:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صحابیؓ نے عرض کیا: "ما الدین" (دین کیا ہے؟) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "الدین النصیحۃ" (دین نام ہے خیر خواہی کا)۔ حدیث کی پوری عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دین عبارت ہے' اس خیر خواہی سے جو اللہ' اللہ کے رسول' اللہ کے قانون' اسلامی حکومت کے قائد (امام) اور مجموعی طور پر تمام اسلامی ہیئت (جماعۃ المسلمین) کے ساتھ کی جائے۔ اسی کتاب میں عطاء بن یسار سے یہ روایت نقل ہے کہ:

"ایک شخص نے کہا: "بئس الشئی أ الامارہ" (حکومت بری چیز ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکومت کی برائی اور بھلائی ظاہر کرنے سے پہلے فرمایا: "نعم الشئی أ الامارہ" (حکومت اچھی چیز ہے) حضرت ابوذر غفاریؓ کی ایک روایت سے اندازہ ہوتا ہے کہ حکومت اتنی اچھی چیز ہے کہ اگر اس کی ذمہ داریوں کو پورا کیا جائے تو وہ امانت کے برابر اہمیت حاصل کرلیتی ہے۔"

اگر دین نام ہے دنیا اور دنیا کے تمام اجتماعی عقائد و عوام کے ترک کردینے کا تو ان احادیث کا کیا مفہوم ہے؟ اور اگر اسلام نے دنیا کو خدا کی طرف بلانے کے ساتھ انسانی تنظیم اور انسانی معاشرے کے عام بھلائی کے لئے نہیں پکارا تو اس قسم کے مستند قانونی فرامین کا کیا مقصد ہے؟

(۴)...... خدا کے بلند و برتر پیغمبر علیہ السلام نے انسانیت عامہ کے ہر فرد کو بتایا: الدین یسر (مذہب ایک آسان اور سمجھ میں آنے والا نظام ہے) "الارض ارض اللہ والعباد عباد اللہ" (زمین اللہ کی زمین ہے' بندے اللہ کے بندے ہیں) اگر خدا کی زمین اور خدا کے بندوں کو ایک جماعت کی شکل میں جمع کرنا پیغمبر خدا ﷺ کی دینی شان کے خلاف اور اسلام کی ذمہ داریوں کا جزو نہ تھا اور اس مقصد کے لئے عرب کے علاوہ دنیا کے جارحانہ عواطف اور شہنشاہیوں کو ختم کرکے اسلام کی حکومت اور سلطنت کا قیام مقصود نہ تھا تو آپ نے دنیا کی فتح اور غلبہ کی خبر کیوں دی؟

ہم جانتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں آنے والے واقعات کو ظاہر کردیا تھا' آپ ﷺ نے اعلان کردیا تھا کہ:

"مشرق و مغرب کے علاقے میرے ہاتھ میں دیئے گئے ہیں اور میری امت ان کا نظام اپنے ہاتھ میں لے گی۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قیصر و کسریٰ کے شہنشاہیوں کا خاتمہ ہوجائے گا اور یہ بھی اشارہ کیا کہ اس قسم کے شاہی نظام پھر نہ قائم ہونے چاہئیں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عالمگیر فتوحات کے متعلق اپنے پیغمبرانہ حوصلوں اور اپنے جانشینوں کے جہاد و عمل کی واقعیت کو دنیا سے چھپائے بغیر ان الفاظ میں ظاہر فرمایا تھا:

"یمن فتح ہوجائے گا' شام فتح ہوجائے گا' عراق فتح ہوجائے گا اور عرب وعجم کے علاقے فتح ہوجائیں گے۔"

(ماخوذ اسلام کا نظام حکومت)

☆☆..........☆☆

محمد اشرف کھوکھر

قیامِ پاکستان کا مقصد ۔ جمہوریت یا نفاذِ اسلام

دنیا کا کوئی شخص کسی راہ میں قدم اٹھاتا ہے تو اس کی ''منزل'' ضرور ہوتی ہے۔ کوئی عمل وقوع میں آئے اس کا مقصد ضرور ہوتا ہے۔ منزل کے تصور کے بغیر کوئی عمل وقوع میں نہیں آتا ہے۔ درحقیقت یہ منزل کا تصور اور عمل کا مقصد ہی وہ نظریہ ہوتا ہے۔ جو سفر و عمل میں اقدام و سعی کے لئے جوش و ولولہ پیدا کرتا ہے۔ سفر و عمل میں کامیابی اسے مسرت سے ہمکنار کرتی ہے اور نظریے کے عملاً نفاذ و اطلاق سے اسے آسودگی حاصل ہوتی ہے۔

ہندوستان میں سلطنت مغلیہ کے زوال اور انگریزوں کی آمد اور رفتہ رفتہ پوری طرح یہاں کے اختیار و اقتدار پر قبضہ جمانے کے بعد اس دیس میں مسلمانوں کی حیثیت اس ڈور کٹے پتنگ یا شکستہ کشتی سے کسی طرح سے بھی زائد اور متجاوز نہ تھی جو ہوا کے منہ زور جھکڑوں یا سمندروں کی تیز و تند طوفانی موجوں میں محصور اپنے مہیب انجام کے تصور سے لرزہ براندام ہو۔

ہندوستان میں دو بڑی قومیں آباد تھیں' مسلمان اور ہندو' جن کے دین و مذہب' تہذیب و تمدن' معیشت و معاشرت اور طرز ہائے حیات میں زمین و آسمان کا تفاوت تھا' اس لئے مسلمانوں نے دو قومی نظریے کے تحت اپنے الگ وطن کا مطالبہ کیا جہاں ان کے دینی' مذہبی' ثقافتی' معاشرتی' سیاسی انتظامی مفادات کی حفاظت کے لئے مناسب' موثر اور واجب التعمیل تحفظات کا بندوبست ہو سکے۔

اور پھر قیام پاکستان کی لئے ہزاروں مسلمانوں کے خون کی ندیاں بہائی گئیں' ہزاروں عفیفات کی عصمتیں لٹیں' ہزاروں بچے یتیم ہوئے' ہزاروں جوانوں نے جام شہادت نوش کیا' ہزاروں سہاگ اجڑ گئے' کتنے بے گناہ تہ تیغ کر دیئے گئے اور مسلمان قوم نے یہ تمام مظالم خندہ پیشانی سے جھیلے کیونکہ ان کے سامنے ایک مقصد تھا' ایک آرزو تھی' ایک دلی تمنا تھی کہ نئی مملکت میں اسلام کا بول بالا ہوگا' رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ ہوگا' ہم نہ سہی ہماری نسلیں اور ہمارے بچے اسلام اور شریعت کی بہاریں دیکھیں گے۔ پاکستان میں حکومت الٰہیہ علی منہاج النبوۃ و علی منہاج الخلافۃ الراشدہ' کی برکات سے مستفید ہوں گے۔

پاکستان کا مطلب کیا ''لا الٰہ الا اللہ'' پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جو ایک نظریے کی بنیاد پر وجود میں آیا ہے' وطن عزیز پاکستان کے اور علیحدہ ریاست کے استحکام کی وجہ جواز بھی یہی ہے کیونکہ انگریزوں کے رخصت ہو جانے کے بعد ہندوستان میں جو سیکولر نظام آنے والا تھا اس میں مسلمانوں کے لئے اپنا دینی تشخص برقرار رکھنا ناممکن تھا۔ مسلمانوں کا مقصد یہ تھا کہ پاکستان میں وہ دستور اور قانون ہوگا جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے تابع ہوگا۔ یعنی پاکستان میں کوئی حکمران یا قانون ساز اداروں کو قانون سازی میں سیکولر ممالک کے حکمرانوں اور قانون ساز اداروں کا محتاج نہیں ہوگا۔

لیکن انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان کی پہلی کابینہ میں ''سر ڈگلس گریسی' آزاد اور خود مختار پاکستان کی فوج کا کمانڈر انچیف' سر جوگندر ناتھ منڈل وزیر قانون اور ظفر اللہ خان قادیانی کو وزیر خارجہ بنایا گیا' یہ انگریز کی بہت بڑی سازش تھی جس کے نتیجہ میں ہماری نسلیں تک گروی رکھ دی گئیں' تقسیم کے وقت قادیانیوں کی سازباز سے لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے ضلع گورداسپور کو باوجود مسلم اکثریت کے ہندوستان کے حوالے کر دیا۔ جس کے ذریعے ہندوستان کو کشمیر میں مداخلت کا راستہ مل گیا اور آج تک مسئلہ کشمیر دونوں ممالک کے درمیان سب سے بڑے تنازع کا باعث ہے۔

کیا مذکورہ بالا مقتدر شخصیات سے ملک و قوم کی تعمیر و ترقی کی توقع کی جا سکتی تھی؟

ہم کو ہے ان سے وفا کی امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے؟

اجلاس لاہور میں مولانا عبدالماجد بدایونی مرحوم نے قادیانیوں کو ان کے اسلام سے خارج ہونے اور مسلمانوں کے تمام فرقوں سے الگ ہونے کی بناء پر مسلم لیگ سے نکالنے کا نوٹس دیا لیکن اسے پیش کرنے کی اجازت نہ دی گئی اور مولانا ظفر علی خان مرحوم نے ''زمیندار'' میں کئی اداریے لکھے' واویلا کیا لیکن ان کے احتجاج کو پرکاہ کی حیثیت بھی نہ دی گئی۔

قیام پاکستان کے بعد حکمرانوں نے قیام پاکستان کے مقاصد سے انحراف کرتے ہوئے مغرب سے درآمد شدہ جمہوریت کو مسلمانان پاکستان پر ٹھونسنے کی کوششیں کیں۔اسلام میں آزادی کا تصور مغربی جمہوریت سے مختلف ہے۔اس میں آزادی رسول آخرین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی غلامی کا نام ہے۔ جمہوریت جس چیز کو آزادی کہتی ہے وہ اسلام کی نگاہ میں اپنے نفس کی غلامی کے علاوہ سیکڑوں ہزاروں کی غلامی بھی ہے' شاعر قرآن علامہ اقبال مرحوم نے اس آزادی کو ایک دھوکہ سے زیادہ اہمیت نہیں دی چنانچہ فرمایا۔

ہے وہ ساز کہن مغرب کا جمہوری نظام
جن کے پردوں سے غیر از نوائے قیصری
دیو استبداد' جمہوری قبا میں پائے کو
تو سمجھتا ہے یہ آزادی کی ہے نیلم پری
(بانگ دراص ۲۱۰)

کسی بھی نظام کی کامیابی کے لئے دو چیزیں بہت ضروری ہوتی ہیں' ان کے بغیر کبھی کوئی نظام کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا۔ پہلی بات جو بنیادی ہے وہ یہ کہ وہ نظام اپنی مبادیات اور تشریحات میں کامل اور اکمل ہو جیسا کہ دین اسلام ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ''ان الدین عند اللہ الاسلام'' اور دوسری جگہ ارشاد ہے ''الیوم اکملت لکم دینکم۔) (سورہ المائدہ) اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے اور اس کی تشریحات کے عملی نمونہ کے بارے میں فرمایا۔ ''لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ''(سورۃالاحزاب:۲۱)

دوسری اہم شرط یہ ہے کہ اس نظام کو نافذ کرنے والے مخلص ہوں جیسا کہ خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ قرون اولیٰ میں مسلمانوں کی کامیابی کا راز یہی دو چیزیں تھیں۔

لاالہ الااللہ کے نظریے کے تحت معرض وجود میں آنے والی مملکت اسلامیہ کی پہلی کابینہ وجود میں آئی قادیانی اور مذکورہ بالا سیکولر سوچ وفکر کے لوگوں کو اقتدار سونپ کر بنیادی اسلامی افکار کی بجائے سیکولر اصولوں کو مسلمانوں پر تھوپ کر شہداء پاکستان کے خون کے ساتھ غداری کی گئی۔

یکم مارچ ۱۹۴۹ء کو ڈاکٹر ضیاء الدین احمد نے لنچ پر مسٹر محمد علی جناح' ظفر اللہ خان اور بیرسٹر سید محمد حسین (الہ آباد) کو بلایا۔ سید محمد حسین نے کہنا شروع کیا کہ چودھری رحمت علی کی اسکیم کہ پنجاب' کشمیر' صوبہ سرحد' صوبہ سندھ پ سے پنجاب' افغان یعنی صوبہ سرحد' ک سے کشمیر' س سے سندھ' تان سے بلوچستان (بنایا جائے تو ظفر اللہ قادیانی نے کہا) کہ ''یہ ناقابل عمل ہے'' (نامہ اعمال جلد اول لاہور ۱۹۷۰ء ص ۲۵'۲۶)اب خود اندازہ لگائیے کہ ایسے مقتدر حضرات نوخیز مملکت میں مغرب سے درآمد شدہ بے ثمر جمہوریت ہی کا فروغ چاہتے تھے یانفاذ اسلام؟

مغرب سے درآمد شدہ جمہوریت میں رائے دہندگان کے لئے کوئی اہلیت نہیں بجز اس کے کہ جو شخص ۱۸ یا ۲۱ سال کا ہو جائے وہ اپنا حق رائے دہی کسی بھی نمائندے کے حق میں استعمال کر سکتا ہے۔اس ضمن میں عالم وجاہل' نیک وبد ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں' دونوں کے ووٹ کی حیثیت یکساں ہے۔ یہ بات نہ صرف تعلیم اسلام کے اور قرآن کے خلاف ہے بلکہ عام دنیاوی دستور کے بھی موافق نہیں ہے۔

کیا آپ اپنی امانتیں ایسے لوگوں کو سونپتے ہیں جن پر آپ لوگوں کو اعتماد نہیں ہوتا۔ ووٹ بھی ایک قومی امانت ہے اللہ اسے ایمانداروں اور اہل لوگوں کے حوالے کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ ''ان اللہ یامرکم ان تودوا الامانات الی اھلھا'' (سورۃ النساء ۵۸)

اسی طرح نیک وبد کی رائے برابر نہیں ہو سکتی۔ ''افمن کان فاسقا لایستوون'' (سورۃ سجدہ۱۸)الآثر دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔ '' ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون''(زمر۔۹) قرآن حکیم نے ایک دوسرے مقام پر عقل مند اور بے وقوف کا موازنہ ان الفاظ میں کیا ہے۔ ''قل لایستوی الخبیث والطیب''(سورہ رعد۔)

اسلام میں امیرالمومنین حکمران نہیں بلکہ

عوام کا محافظ اور خادم ہوتا ہے اور عوام کو حکومتی امور میں پورا پورا حق حاصل ہوتا ہے' غالباً یہی حقیقی جمہوریت کی روح ہے۔

ابوبکر صدیقؓ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد اپنے سب سے پہلے خطبے میں فرمایا۔ "آگاہ رہو کہ میں تو صرف ایک بشر ہوں اور تم میں سے کسی ایک سے بھی بہتر نہیں لہذا میری رعایت کرو' جب مجھے دیکھو کہ راہ راست پر ہوں تو میری پیروی کرو اور اگر دیکھو کہ میں کج ہوں گا تو سیدھا کردو۔ (محمد ابن سعد۔ طبقات ابن سعد مترجم عبداللہ العمادی ص ۵۳۔ نفیس اکیڈمی کراچی)

حضرت عمرؓ امور سلطنت سے لے کر اپنی ذات تک امور میں عوام کی مداخلت کو ان کا آئینی اور سیاسی حق خیال کرتے تھے' ان کا دعویٰ احتساب کی بیسیوں مثالیں تاریخ کے روشن ابواب ہیں۔ مال غنیمت میں یمنی چادریں آئیں' تقسیم میں سب کو ایک ایک ملی چنانچہ آپ کے بیٹے حضرت عبداللہؓ نے اپنی چادر آپ کو دے دی۔ آپؓ نے کرتا بنوایا۔ دوسرے روز جب منبر پر تشریف لے گئے تو حسب معمول فرمایا۔ "اسمعوا واطیعو" تو مجمع سے آواز آئی ہم نہ سنیں گے اور نہ مانیں گے "آپ منبر سے نیچے اتر آئے اور کہا عبداللہ (سلمان فارسیؓ) کیا بات ہے؟ کہا عمرؓ تم نے دنیاداری برتی ہے۔ تم نے ایک ایک چادر تقسیم کی تھی اور خود دو چادریں پہن کر آئے ہو' اس پر آپؓ کے بیٹے عبداللہؓ نے وضاحت کی۔"

بیت المال پر آپؓ کا اتنا ہی حق تھا کہ جتنا کہ ایک عام آدمی کا ہو سکتا ہے۔ اس لئے جب اپنے علاج کی غرض سے شہد کی ضرورت پڑی تو ایک کپا شہد کے لئے شوریٰ کا اجلاس طلب کیا (الفاروق ص ۱۸۸)

اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو نبیذ پینے کے جرم میں حاکم مصر سے سزا دلوائی ننگے پالان پر سوار' مدینہ بلوایا' قید کر دیا جہاں وہ فوت ہو گئے۔"

حضرت عمر فاروقؓ نے ہمیشہ زہد و فقر کی زندگی گزاری لیکن رعایا پروری میں کوئی آپ کا ثانی نہ ہوا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے تھے کہ عمرؓ نے اپنے جانشینوں کو بڑی مشکل میں ڈال دیا ہے۔ اپنے گورنروں کا احتساب بڑی سختی سے کرتے تھے ان کے مکانات' اثاثہ جات' ارضیات لے کر ملبوسات تک کی خبر رکھتے تھے۔ (الفاروق ص ۱۹۹)

ہر سال حج کے موقع پر کھلی کچہری لگتی اور تمام عاملوں کو عوام کے سامنے عدالت میں پیش کیا جاتا (الفاروق ص ۲۰۰)

یہ ہے مسلمان قوم کا جمہوری مزاج' شرکت اقتدار' مداخلت کار حکومت اور احتساب کا یہ عالم لیکن ہمارے ہاں کسی حکمران سے کسی عام آدمی کا ملنا بھی امر محال ہے' چاہے سیکڑوں عصمتیں پامال ہوتی ہوں' جہاں قتل و غارتگری کا معمول بن جائے' خود اندازہ کیجئے کہ عوام کو ایمان' جان' مال عزت و آبرو کا تحفظ چاہیے یا خالی بے ثمر مغرب سے درآمد شدہ جمہوریت؟

رائے دہی اور اعداد و شمار کے تسلسل میں قرآن مجید کی یہ آیت ہمیں دعوت فکر دیتی ہے کہ "فمن ثقلت موازینہ فاولئک هم المفلحون" (سورۃ اعراف۔ ۸)

"من خفت موازینہ فاولئک الذین خسرو" (سورۃ اعراف۔ ۹)

اسلام میں مشاورت کی بڑی اہمیت ہے۔ سورۃ شوریٰ آیت ۳۸ میں فرمایا۔ "وامرھم شوریٰ بینھم"

سورۃ آل عمران جنگ احد میں نازل ہوئی جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے کاموں میں صحابہؓ سے مشورہ کی تاکید کی گئی۔ "وشاورھم فی الامر" مشیر کی اہلیت کیا ہونی چاہیے۔ "فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون" مختصر یہ کہ اسلام میں مشاورت بحث و مباحثہ کی ایک طویل تاریخ ہے لیکن فیصلے کثرت و قلت سے بے نیاز ہو کر اسلام مسلمان اور انسان کی فلاح میں ہوتے ہیں لیکن ہمارے حکمران اپنی مرضی کے بل لاتی ہے' برائے نام بحث ہوتی ہے اور دونوں ایوانوں کی منظوری سے یہ بل قانون میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

یہ شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ اسلام کے نام پر حاصل ہونے والے ملک کی اسمبلی میں شاتم رسول کے لئے صرف سزائے موت کا بل پیش ہوتا ہے تو آن واحد میں اتفاق رائے سے منظور ہونے کے بجائے یہ بل ارکان اسمبلی کی تنقیدوں کا نشانہ بنتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ اسی اسمبلی میں جب ارکان اسمبلی کی تنخواہوں اور مراعات میں اضافے کا بل پیش ہوا تو یہ آدھے گھنٹے سے بھی کم وقت میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے اجماع کے ساتھ منظور ہوا۔ کیا برصغیر کے مسلمانوں کی حصول آزادی کے لئے لاکھوں قربانیوں کا یہی ثمر ہے؟

وطن عزیز پاکستان سورۃ الرحمٰن کی تفسیر ہے

جو ہر نعمت خداوندی سے مالامال اور ذرائع وذخائر سے پر ہے۔ پاک سرزمین میں کونسی نعمت موجود نہیں ہے۔ یہ کوہ ودمن' یہ دریا اور سمندر اور ان خوبصورت وادیوں میں کون سی کون سی نعمت نہیں ہے؟ لیکن کیا کیا جائے کہ مقتدر قوتیں شہدائے پاکستان کے خون سے غداری کا ارتکاب کر کے اسلاف کی عزت کے کفن بیچ دیتے ہیں۔

میں نے دیکھا ہے فیشن میں الجھ کر اکثر
تم نے اسلاف کی عزت کے کفن بیچ دیئے
نئی تہذیب کی بے روح بہاروں کے عوض
تم نے اپنی تہذیب کے شاداب چمن بیچ دیئے

کیا ہم نے قیام پاکستان کے مقاصد کو حاصل کرلیا ہے؟ جہالت' کفر وشرک' رسومات بد' ذات پات' ملک' وطن' رنگ ونسل کے فراعنہ سے کیا ہمیں آزادی مل چکی ہے؟ اسلام میں سب انسان آزاد اور باہم برابر ہیں' اگر فرق ہے تو صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے لیکن ہم نے امیر غریب' مالک مزدور' جاگیردار اور مزارع' دوٹر اور لیڈر' افسر ماتحتوں کے گروہوں اور فرق میں خلق خدا کو تقسیم کر کے انہیں غلام بنا رکھا ہے اور مساوات کی فراموشی انسانیت وشرافت کو ہدف کو فت بنادیا ہے۔

صحافت ہو کہ سیاست' امارت ہو کہ قیادت میں ایک دل سوز نمونہ انتشار وافتراق نظر آتا ہے اور تعلیم وآگہی' سائنس ٹیکنالوجی' معاشیات' اقتصادیات' مواصلات میڈیا اور دیگر شعبہ ہائے زندگی انتشار وافتراق اور قعر مذلت کے حوالے کیا ہوا ہے۔

کیا ملک عزیز میں امیر وغریب کی تفریق' نفرتوں کا خاتمہ' ذات پات کا خاتمہ ہو چکا ہے؟ مساوات' بھائی چارگی' شاہ وگدا کے لئے یکساں عدل وانصاف کے مواقع کی فراہمی ممکن ہے؟ رشوت' بدعنوانی' بے انصافی' لاقانونیت کا خاتمہ ہو چکا ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے تو یہ کہنا بے جانہ ہوگا۔

باہمہ ذوق آگہی' ہائے رے پستی بشر
سارے جہاں کا جائزہ اپنے جہاں سے بے خبر

قیام پاکستان کے بعد اب تک ۵۲ سالوں میں ہم نے ۲۴ سالہ مارشل لاء' ۲۸ سالہ مغرب سے درآمد شدہ جمہوریت سے اس ملک کو معاشی' اقتصادی' مواصلاتی اور دیگر شعبہ ہائے زندگی میں مستحکم کرنے میں ناکام رہے ہیں تو اب صرف ایک نظام باقی ہے وہ "اسلام" ہے۔ جس کے نفاذ کیلئے ہزاروں مسلمانوں کے خون کی ندیاں بہائی گئیں' ہزاروں عفیفات کی عظمتیں لٹیں' ہزاروں بچے یتیم ہوئے' ہزاروں جوانوں نے جام شہادت نوش کیا اور ہزاروں سہاگ اجڑ گئے تو آیئے دردمندان قوم سے اور اصحاب اقتدار سے مل کر اپیل کریں کہ خدارا! لیلیٰ جمہوریت کی خاطر دین ودنیا کو گنوا کر ملت کو ہجوم پریشان نہ بنائیں بلکہ معمار حرم کا کردار ادا کر کے تعمیر ملت کریں اور مزاج ملت کو قرآن وسنت کے سانچے میں پورا پورا ڈھالنے کے لئے نفاذ اسلام کے لئے مثبت اور ٹھوس اقدامات کر کے قیام پاکستان کے تقاضوں کو پورا کریں۔ بام ثریا ہمارے لئے منتظر ہے۔

کہکشاں پر ڈال دے بڑھ کر ارادوں کی کمند
پھر زمانے کو دکھادے زور بازو ایک بار

اللہ رب العزت ہمیں حیات مستعار کے ہر لحہ کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ: مفتی اعظم

مدینہ طیبہ اور حضرت مولانا محمد ادریس صاحب سابق مدرس دارالعلوم دیوبند و شیخ الجامعہ بہاولپور و حال شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور ادام اللہ تعالیٰ فیوضہم۔ ہم چاروں نے عرض کیا کہ جو حکم ہو ہم امتثال امر کو سعادت کبریٰ سمجھتے ہیں۔

اسی وقت فرمایا کہ اس فتنہ کے استیصال کے لئے علمی طور پر تین کام کرنے ہیں:

اول:..... مسئلہ ختم نبوت پر ایک محققانہ مکمل تصنیف جس میں مرزائیوں کے شبہات واوہام کا ازالہ بھی ہو۔

دوم:..... حیات عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلہ کی مکمل تحقیق قرآن وحدیث اور آثار سلف سے مع ازالہ شبہات ملحدین۔

سوم:..... خود مرزا قادیانی کی زندگی' اس کے گرے ہوئے اخلاق اور متعارض و متہافت اقوال اور انبیاء' واولیاء' وعلماء کی شان میں اس کی گستاخیاں اور گندی گالیاں' اس کے دعویٰ نبوت ووحی اور متضاد قسم کے دعوے' ان سب چیزوں کو نہایت احتیاط کے ساتھ اس کی کتابوں سے مع حوالہ جمع کرنا جس سے مسلمانوں کو اس فرقہ کی حقیقت معلوم ہو اور اصل یہ ہے کہ اس فتنہ کی مدافعت کے لئے یہی چیز اہم اور کافی ہے

زندگی کے سارے سُکھ، صحّت اور تن دُرستی سے ہیں
ایلوویرا اور
منتخب نباتات کا
صحّت افزا مرکّب
Tunsukh
Aloe Vera based syrup
100% Herbal—100% Natural
He (Allah) is the healer
تن سُکھ سے تن دُرست
تن سُکھ جسم وجاں کو تقویت پہنچاتا ہے، نظامِ ہضم اور افعالِ جگر کی اصلاح کرتا ہے۔
ہمدرد
مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔
Adarts -HTS-12/97(R)

اکابر کا عشق رسول ﷺ

حضرت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب مدظلہ (اٹک)

خالق کائنات نے دین حق کی آبیاری کے لئے جن پاکیزہ نفوس کو چنا ان میں جماعت علماء دیوبند ایک امتیازی شان رکھتی ہے۔ دین حق کے ہر شعبے میں ان کی خدمات جلیلہ مسلمہ ہیں۔ ان میں مفسر بھی ہیں محدث بھی' معلم بھی ہیں مدرس بھی' زاہد بھی ہیں' مجاہد بھی' باطل کے لئے للکار بھی ہیں اور شب زندہ دار بھی' خطیب وادیب بھی ہیں حکیم وطبیب بھی' مجاہد فی سبیل اللہ بھی ہیں داعی الی اللہ بھی۔ غرض ہمہ صفت موصوف شخصیات ہیں مگر جو وصف ان تمام صفات کو عروج اور کمال تک پہنچانے والا اور اس میں نورانیت پیدا کرنے والا ہے وہ امام الانبیاء ﷺ کے ساتھ محبت وعشق ہے۔ اس میدان میں بھی یہ پاکیزہ لوگ بحمداللہ سب سے آگے نظر آتے ہیں۔

ذیل میں زمانہ حال کی صرف ایک شخصیت کے چند واقعات عرض کئے جاتے ہیں' جن کا نام نامی اسم گرامی حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی رحمتہ اللہ علیہ ہے۔ آپ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد رشید اور امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے خلیفہ مجاز ہیں۔

رحمتہ للعلمین ﷺ کے ساتھ امام الزاہدین حضرت قاضی زاہد الحسینیؒ کا عشق ومحبت:

(۱) ہمارے گھر واقع اٹک شہر کے چھوٹے سے صحن میں کھجور کا ایک درخت ہے۔ عرصہ دراز سے اس پر کوئی پھل نہیں آتا۔ میں نے ایک دن حضرت اباجی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ اباجی! اس پر کوئی پھل تو آتا نہیں' اجازت ہو تو اسے نکال دیں؟ حضرت نے فرمایا: نہ بیٹا نہ۔ ہمیں پھل کی ضرورت نہیں۔ یہ تو میں آخری حج کے لئے گیا تھا تو مدینہ منورہ کی کھجوریں لایا تھا' اس کی گٹھلی زمین میں گاڑی ہے' یہ وہی پودا ہے۔ صبح سویرے جب نماز کی لئے جاتا ہوں تو اس درخت کی زیارت کرلیتا ہوں کہ الحمداللہ مدینہ منورہ کی کھجور کی زیارت کرلی ہے۔

(۲) حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے تین حج ادا فرمائے اور دو دفعہ سفر برائے عمرہ۔ ایک حج ۱۹۳۹ء میں' دوسرا ۱۹۵۲ء میں اور تیسرا ۱۹۷۴ء۔ میں قیام سعودی عرب کے دوران ایک دفعہ فرمایا: "جب روضہ اطہر پر حاضری نصیب ہو توصلوٰۃ وسلام کے بعد یہ عرض کریں اے اللہ کے نبی ﷺ میں قاضی محمد ارشد الحسینی ابن قاضی محمد زاہد الحسینی آپ کا ایک گناہ گار اور حقیر امتی آپ کے در اقدس پر حاضر ہوں اور میں آپ کے سامنے اپنے ایمان کی تجدید کرتا ہوں۔ اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله۔ آپ میرے اس ایمان کے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گواہ ہوں گے۔"

(۳) دوران سفر عمرہ مکہ مکرمہ میں ایک دن فرمانے لگے گاڑی نکالو! عرفات کی طرف چلتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اباجی! حج کے علاوہ تو عرفات' منیٰ' مزدلفہ میں کوئی نہیں ہوتا۔ حضرت نے فرمایا تم چلو تو سہی۔ چنانچہ جب ہم روانہ ہوئے تو فرمانے لگے: حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ تک ہر نبی نے حج فرمایا ہے اور حج انہی مقامات پر ہوتا ہے۔ باقی نقشے وغیرہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ پہاڑ وہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے ہر نبی علیہ السلام نے دیکھا ہے اور خصوصاً سرکار دوعالم ﷺ نے تو بارہا ان پہاڑوں پر رحمت کی نظر ڈالی ہے۔ اس لئے ان پہاڑوں کو جی بھر کر دیکھ لو' اس ارادے سے کہ ہماری نظر انہی مبارک پہاڑوں پر پڑ رہی ہے۔ جن پر ہر نبی علیہ السلام کی مبارک اور رحمت والی نظر پڑی تھی۔

(۴) ربیع الاول کا مہینہ وہ مبارک اور سعادت والا مہینہ ہے جس میں باعث تخلیق کائنات' فخر موجودات' محبوب رب الارض والسموات' نبی الانس والجنات' رحمت کائنات ﷺ کی آمد آمد ہوئی۔ اسی نسبت سے حضرت

اباجی رحمتہ اللہ علیہ اس ماہ مبارک کو ربیع النور فرماتے اور لکھتے۔

(۵) ایک دفعہ مسجد نبوی علیٰ صاحبھا الف الف تحیۃ وسلاماً میں بیٹھے تھے۔ میں کسی کام سے جانے لگا تو فرمایا: محمد ارشد! جب تم واپس آؤگے تو میں ابوہریرہؓ کے سامنے بیٹھا ہوں گا۔ میں حیرانگی سے دیکھنے لگا تو انتہائی شفقت کے ساتھ تبسم فرماتے ہوئے فرمانے لگے کہ وہ دیکھو! مسجد نبوی علیٰ صاحبھا الف الف تحیۃ وسلام کے پہلے برآمدے کی پیشانی پر پہلا نام ابوھریرہؓ کا لکھا ہے۔ بس میں اسی کے سامنے بیٹھا ہوں گا۔

سبحان اللہ! کیا شان محبوبیت ہے اور کیسے نرالے انداز عشق ہیں؟ یہ کتابوں میں نہیں ملتے بلکہ یہ پاکیزہ سینوں میں القاء ہوتے ہیں۔ چنانچہ پھر ایک دفعہ میں نے امیر التبلیغ حضرت مولانا انعام الحسن صاحب نوراللہ مرقدہ کو عین اسی جگہ اسی مقام پر بیٹھے دیکھا۔

(۶) اباجی کا یہی معمول تھا اور ہر زائر حرم کو فرماتے بھی تھے کہ زیادہ سے زیادہ وقت حرمین الشریفین کے اندر گزارو۔ چنانچہ خود بھی جب مدینہ طیبہ قیام فرماتے تو نماز تہجد کے لئے مسجد نبوی میں داخل ہوتے اور نماز عشاء ادا فرماکر باہر تشریف لاتے اور عجیب بات یہ ارشاد فرماتے کہ حرمین الشریفین میں تلاوت کلام پاک تسلسل سے کرتے رہیے۔ جتنی بار تکمیل کر سکو بہتر ہے لیکن جب واپسی کا ارادہ ہو تو قصداً چند پارے چھوڑدو اور دعا یہ کرو کہ اے اللہ! میں تیرے اس کلام مجید کی تکمیل تیرے گھر اور تیرے نبی ﷺ کے در پر ہی آکر کروں گا۔ تو اسے اللہ تعالیٰ پھر حرمین الشریفین میں پہنچائے گا۔

(۷) ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۹۸۴ء مدینہ مسجد انک میں اعتکاف فرمارہے تھے تو یہ خواب دیکھا: "ایک دن معتکف حالت میں سید دوعالم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تو میں نے عرض کیا حضور ﷺ میں بیٹھے بیٹھے درود شریف پڑھتے پڑھتے تھک جاتا ہوں، اجازت ہو تو تکیہ لگالیا کروں؟ آپ نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا: "تجھے اجازت ہے، الحمدللہ۔"

(۸) اسی محبت وعشق کا اثر تھا کہ حضرت اباجی رحمتہ اللہ علیہ کے قلم سے امام الانبیاء والمرسلین ﷺ کی حیات طیبہ پر ایسی کتاب منظر عام پر آئی جس کے مطالعہ سے کئی عشاق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زیارت نصیب ہوئی اور خاص کر اکابرین دیوبند نے ایسا خراج تحسین پیش کیا جو کم ہی کسی کے نصیب میں آیا ہوگا۔ چنانچہ صرف تین اکابر کی رائے گرامی پیش کی جاتی ہے:

۱۔ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ ارشد سراپا خیر مولانا خیر محمد صاحب جالندھری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "مطالعہ کی برکت سے احقر اپنے قلب میں بھی محبت نبوی ﷺ میں ترقی واضافہ محسوس کرتا ہے۔"

۲۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمتہ اللہ علیہ سابق مفتی دارالعلوم دیوبند نے فرمایا۔ "مجھے بھی اس سے بڑا نفع پہنچا۔ دل سے دعا نکلی۔"

۳۔ حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ کے خلیفہ ارشد اور علامہ انور شاہ کشمیری نوراللہ مرقدہ کے تلمیذ رشید حضرت محمد انوری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ "عجیب اتفاق ہے "رحمت کائنات" دیکھ رہا تھا غالباً ۳ رمضان المبارک تھی۔ دوپہر کا وقت تھا، قیلولہ کیا، آنحضرت سرور کائنات ﷺ کی زیارت مبارک سے مشرف ہوا، کچھ صحابہ کرامؓ ساتھ تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ، حضرت انسؓ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کا نام یاد رہ گیا ہے۔ حیات النبی ﷺ کے مسئلہ کی تحقیق پر خوشی کا اظہار فرمایا اور بشارات سنائیں۔"

۹۔ اس مبارک کتاب کا نام عجیب لذت ومٹھاس والا رکھا۔ "رحمت کائنات" اس کتاب کی پہلی طباعت کے وقت حضرت اباجی رحمتہ اللہ علیہ نے مندرجہ ذیل خواب دیکھا۔ حضرت فرماتے ہیں۔ نومبر ۱۹۵۷ء، ربیع الاول ۱۳۷۷ھ ایبٹ آباد اپنے سکونتی مکان میں شام کا کھانا کھاکر قبل از نماز عشاء چارپائی پر لیٹا ہوا تھا کہ بین النوم والیقظہ (نیم خوابی) کی حالت میں جمال رحمت دوعالم سے مشرف ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ "تمہارے مضمون کو میں نئی ترتیب دے رہا ہوں، تاکہ اس کو انبیاء علیہم السلام کی مجلس میں پیش کروں۔"

۱۰۔ حضرت اباجی رحمتہ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے دین متین کی بہت خدمت لی، لیکن اسی محبت وعشق رسول ﷺ کا اثر تھا کہ آپ نے اس رحمت کائنات میں تحریر فرمایا:

روز قیامت ہر کسے در دست دارد نامہ

باقی صفحہ ۲۴ پر

اسلامی شریعت خواتین کے لئے سراپا رحمت

نومسلمہ خاتون آن صوفی رولڈ (سویڈن) کے تاثرات

میں ایک عیسائی خاتون تھی' میری پیدائش سویڈن کے آزاد ماحول میں ہوئی اور وہیں میری نشوونما ہوئی' مغرب کے اس آزاد ماحول میں جب میں نے اپنا ہوش سنبھالا تو محسوس ہوا کہ مغربی تہذیب میں اخلاقی قدریں ہی نہیں بلکہ انسانیت ناپید ہے' یہاں ہر شخص' مرد عورت اپنی مرضی کا مالک ہے' خواہ وہ اللہ کے وجود کا اقرار کرے یا انکار کردے' کپڑے زیب تن کرے یا وہ ترقی کے نام پر ننگا رہے' میں نے یہاں یہ بات باعث شرم نہیں دیکھی کہ مرد' مرد سے یا عورت' عورت سے شادی کرلے' وحدانیت کے خلاف اس مسموم اور ابر آلود فضا میں میرے لئے حیران کن تھا لیکن اللہ کے فضل اور اس کے احسان سے اسی ماحول میں' میں نے اپنی فطرت کی آواز کو سنا اور اسلام کو اپنا مذہب تسلیم کرلیا۔

﴿وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشآء﴾

"آن صوفی رولڈ" کہتی ہیں: یہاں سویڈن میں اکثر میں ذہنی طور پر انتشار کا شکار رہتی اور مغرب میں خواتین کی عفت و عصمت کے ساتھ کھلواڑ کو دیکھ کر دل میں اس سماج سے نفرت پیدا ہوگئی جب کہ ایک عورت کی عزت و آبرو اسی میں ہے کہ وہ گھر کی ذمہ داریوں کو پورا کرے' عورتوں کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ مردوں کے ساتھ بازار میں مصروف عمل رہیں۔ اس لئے میں ہر اس مذہب سے بیزاری کا اظہار کرتی ہوں جس کے نزدیک عورتوں کی عزت و آبرو کی کوئی اہمیت نہیں ہے' بے شک اسلام ہی واحد مذہب ہے جس کے نزدیک اس کی غیر معمولی اہمیت ہے۔

"آن صوفی رولڈ" کہتی ہیں: بچپن سے ہی میں مذہب کے بارے میں سوچتی اور پریشان ہوجاتی نیز سویڈن کے سماج میں عورتوں کے ساتھ بدتمیزیوں کو دیکھتی تو سخت الجھنوں میں پڑجاتی۔ اس لئے جب میں بڑی ہوئی تو فوراً یونیورسٹی میں اپنا داخلہ کروالیا اور اپنے لئے "مذاہب عالم پر ریسرچ" کا موضوع منتخب کیا۔ ۱۹۸۱ء سے باضابطہ میں نے ادیان عالم کا مطالعہ شروع کردیا' اس دوران میں نے عربی زبان بھی ایک حد تک سیکھ لی' تاکہ اسلام کو اس کے اصلی مصادر و مراجع سے سمجھ سکوں' اس لئے کہ یورپ و مغرب میں یہود و نصاریٰ اور ان کے پادری اسلام کے بارے میں جو معلومات فراہم کرتے ہیں ان سے یقیناً کوئی بھی شخص اسلام کے قریب نہیں آسکتا۔ وہ لوگ ثابت کرتے ہیں کہ اسلام ظلم و جبر اور غارتگری سکھاتا ہے جب کہ ان کی یہ تمام باتیں واقعہ کے خلاف ہیں۔

جب میں نے اس تناظر میں اسلام اور عیسائیت کا تقابلی مطالعہ کیا تو بے ساختہ میرا دل اسلام کی طرف مائل ہونے لگا اور کبھی بھی میرا دل اس عدل وانصاف کی طرف متوجہ نہیں ہوا' جس عدل وانصاف کی بات عیسائی کرتے ہیں' جن کے عقیدے میں مجرم پادریوں کے سامنے اپنے گناہ کے محض اقرار سے چھٹکارا حاصل کرلیتا ہے۔ عیسائی عقیدے میں اس کو "سر الاعتراف" کہا جاتا ہے۔

اس کے برخلاف اسلامی عدالت و انصاف نے مجھے بے حد متاثر کیا' اسلام میں مجرم کو سزا ملتی ہے یہاں تک کہ وہ گناہ سے توبہ کرلے' ایک مسلمان کے لئے کسی گناہ کے ارتکاب کے وقت دینی اور دنیوی سزا پیش نظر رہتی ہے تاکہ وہ فیصلہ کرسکے کہ کیا اپنے آپ کو سزا کا مستحق ٹھہرا رہا ہے یا اس سے نجات اور چھٹکارا چاہتا ہے؟

میں نے محسوس کیا کہ عیسائیوں کے یہاں مجرم کی سزا معاف ہے' اس لئے ان کے شہروں میں جرائم اور اخلاقی بدتمیزیاں اپنی حدوں سے متجاوز ہیں' سویڈن اور مغرب کے تمام شہروں میں قتل' نشہ اور لوٹ مار کے علاوہ زنا اور آزادانہ جنسی اختلاط کا بازار گرم ہے۔ یہ مصیبت ہر ان مغربی شہروں میں ہے جن کے یہاں مکمل جنسی آزادی حاصل ہے جب کہ مسلم ممالک کا اگر جائزہ لیا جائے تو یہ جرائم نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف اس لئے کہ وہاں کے لوگ الٰہی قانون پر ایمان لائے ہوئے ہیں جو مجرموں کے لئے سخت گیر ہے۔

"آن صوفی رولڈ" کہتی ہیں: سماج کی اکائیوں کو انتشار سے بچانے کے لئے سب سے مناسب اور اعلیٰ انتظام اسلام کے پاس ہے۔ سماجی برائیوں کے انسداد کے لئے اس کے پاس جامع اصول ہیں اور جہاں تک ترقی کی بات ہے تو اسلامی نظام معاشرت میں ترقی کی تمام خوبیاں موجود ہیں

بلکہ میں یہاں تک کہتی ہوں کہ اسلام ترقی کی آڑ میں دنیا کی قوموں کے مقابلہ میں سب سے آگے ہے۔

میری نظر میں وہ تمام نام نہاد ترقی پسند مغربی دانشور تنگ نظری میں مبتلا ہیں جو اسلام کے نظریہ تعدد ازدواج کے حوالے سے عورتوں کو مظلوم بتاتے ہیں' میرے ماں باپ اسلام پر قربان ہوں جس نے تعدد ازدواج کا قانون وضع کر کے عورتوں کو حقوق دلوائے۔ دراصل مغرب کو اس نظریہ سے اختلاف اس لئے ہے کہ ان کے یہاں بیوی کے علاوہ ایک سے زائد سیکریٹری کے نام پر خواتین کے استحصال کا موقع نہیں مل پاتا۔ ان سے پوچھئے کہ ایک قانون کے دائرے میں رہ کر کسی مرد کی زوجیت میں کوئی عورت زیادہ محفوظ رہ سکتی ہے یا آزاد کلبوں میں دوستی کے نام پر؟ اور یہ حق ان کو کس نے دیا؟ جب کہ اسلامی شریعت خواتین کے لئے سراپا رحمت ہے۔

اسلام میں ماں' بہن اور بیٹی کے الگ الگ اور مستقل حقوق متعین ہیں' جس کی مثال یورپی قوانین میں قطعاً نہیں ملتی' خواتین کے ساتھ اسلام نے جس عدل وانصاف کا معاملہ کیا ہے اس نے مجھے بے حد متاثر کیا ' اسلامی قوانین کے تحت مسلم خواتین کو یقیناً تحفظ حاصل ہے۔

"آن صوفی رولڈ" اسلام کی جامعیت کو دہراتے ہوئے کہتی ہیں: اسلام کے بارے میں معلومات کے دوران میں نے کسی کتاب میں اسلام کے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث دیکھی اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے
جس نے اپنی رات تو آسودہ گزاری اور
اس کے پڑوسی بھوکے رہے۔"

اس مختصر روایت میں پوری دنیا کے لئے اجتماعی کفالت کا ایک دستور ہے' جہاں مغربی سماجی مبصرین کو پہنچ تک نہیں۔

"آن صوفی رولڈ" کہتی ہیں: ان تمام ترجیحات اور اپنی فطرت کے فیصلہ کے سامنے میں نے اپنا سر تسلیم خم کر دیا اور ۱۹۸۲ء میں' میں نے اپنے اسلام کا اعلان کر دیا اور آبائی مسیحی دین سے میں نے برأت کا اظہار اور اعلان کر دیا۔ خدا کا شکر و احسان ہے کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے ظلمات سے نکال کر اسلامی روشنی عطا فرمائی۔

﴿ذالک من فضل اللّٰہ﴾

"آن صوفی رولڈ" کہتی ہیں: اسلام قبول کرنے کے بعد میری شادی ایک مسلمان نوجوان سے ہو گئی' اس کے بعد ملیشیا اور جارڈن کی تربیتی اور اسلامی تحریکات کی طرف سے میں نے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کر لی جس کی وجہ سے اسلام کو سمجھنے میں پوری مدد ملی۔ الحمد للہ! میں نے اپنے اندر رہے مغربی ٹھیکیداروں اور پادریوں سے اسلام کے خلاف ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی صلاحیت پیدا کر لی ہے۔

چنانچہ اس کے فوراً بعد قاہرہ میں "مختلف تہذیبوں کے درمیان کشمکش" کے موضوع پر منعقد ہونے والی کانفرنس میں سرگرم حصہ لیا اور بنیادی مغربی نظریات کی سخت الفاظ میں تردید کی اور میں نے ثابت کیا کہ دنیا میں کوئی بھی مذہب اسلام کا بدل نہیں ہے۔

☆☆......☆☆

بقیہ: نقاب کشائی

تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ ایسے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ رسول اور نبی بھی بن جائے۔"

اس عبارت سے مرزا قادیانی کی تکنیک (ڈھنگ) کو سمجھا جاسکتا ہے کہ وہ جس منصب کا دعویٰ کرتا ہے اگر اس کے تقاضوں کو پورا نہیں کر سکتا تو اس منصب کو کم کر کے اپنے اوپر فٹ کرنے لگتا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے منصب پر فائز ہونے کے لئے اسے مسیحی شان اور بزرگی کی ضرورت تھی اس کو پورا نہ کر سکا تو مسیح علیہ السلام کی تنقیص کر کے اسے اپنے برابر لا کھڑا کیا اور یا ان کو اتنا گرایا کہ خود ان سے افضل ہونے کا مدعی ہو گیا یہ اس کے حسد اور رقابت کی دلیل ہے۔

چنانچہ در ثمین کے صفحہ ۲۲ پر لکھتا ہے:

"ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو...... اس سے بہتر غلام احمد ہے۔" (نعوذ باللہ)

بقیہ: اکابر کا عشق رسولؐ

من نیز حاضر مے شوم اوراق رحمت در بغل

(ترجمہ) قیامت کے دن ہر آدمی اپنا اپنا نامہ اعمال تھامے ہوئے حاضر ہو گا اور یہ گناہ گار رحمت کائنات کے اوراق بغل میں دبائے ہوئے حاضر ہو گا' انشاء اللہ۔

اسی عشق ومحبت کے جذبے سے سرشار جب سفر آخرت کی تیاری ہوتی تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنی لوح مزار پر یہ کلمات لکھنے کا حکم فرما کر اپنے رحیم وکریم اللہ کے سامنے حاضر ہو گئے۔

"رحمت کائنات" کا مصنف رب کائنات کے حضور میں۔"

ثلث عشرۃ کاملہ رحمتہ اللہ علیہ رحمتہ واسعۃ۔

اخبارِ ختمِ نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ ترین مبلغ
حضرت مولانا ممتاز الحسن شاہ صاحب بھی رحلت فرما گئے

حضرت شاہ صاحب مرحوم' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے تربیت یافتہ باضابطہ مبلغ تھے۔ ایک طویل عرصے سے فیصل آباد اور مضافات میں تحفظ ختم نبوت کے کام کو بڑی لگن اور جانفشانی سے سرانجام دیتے رہے' باوجود پیرانہ سالی کے سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر (سابقہ ربوہ) میں ہمیشہ تشریف لاتے اور اسٹیج پر اپنے فرائض کی انجام دہی میں اختتام کانفرنس تک منہمک رہتے۔

حضرت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ ایک سچے عاشق رسولؐ تھے۔ جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ ہوتا آبدیدہ ہو جاتے تھے اور جب آپؐ کی ختم نبوت کا تحفظ کرنے والے بزرگان دین ومشاہیر اسلام کا ذکر عشق ومحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا تو جھوم اٹھتے اور گریہ طاری ہو جاتا۔

۲۱/اکتوبر ۱۹۹۹ء کو نکاح کی ایک تقریب میں تشریف لے گئے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفر معراج پر بیان کیا۔ آپ کی صاحبزادیوں کے حالات وواقعات بھی ضمناً بیان کرتے ہوئے جب حضرت فاطمۃ الزہرئی رضی اللہ عنہا کے واقعہ تک پہنچے تو (رضی اللہ عنہا) کہتے ہوئے آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اور یوں ختم نبوت کے عظیم مبلغ' عاشق رسول ﷺ' اپنی حیات کے مستعار لمحات کو محبت رسولؐ کے تقاضوں کو پورا کرتے کرتے "قافلہ ختم نبوت" کے ساتھ جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مجلس کے تمام قائدین 'عمائدین' امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا' ناظم تبلیغ حضرت مولانا بشیر احمد' صاحبزادہ طارق محمود' حضرت مولانا خدا بخش' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا احمد میاں حمادی' حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا حفیظ الرحمن' مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا علی صدیقی' مولانا غلام مصطفیٰ' مولانا عبدالعزیز جتوئی' حافظ محمد ثاقب' مولانا احمد بخش' مولانا فقیر اللہ اختر' مولانا قاضی احسان احمد' مولانا محمد اشرف کھوکھر' مولانا محمد اسحاق ساقی' مولانا عبدالرزاق مجاہد اور دیگر تمام مبلغین ختم نبوت نے حضرت ممتاز الحسن شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے متعلقین' لواحقین وپسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کیا۔

اللہ رب العزت مولانا مرحوم کے درجات عالیہ کو بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

جملہ قارئین سے بھی دعائے خیر کی درخواست ہے۔ (ادارہ ختم نبوت)

ڈاکٹر امجد علی واحلہ انتقال کر گئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کے معاون ڈاکٹر امجد علی واحلہ ۷/اکتوبر کو انتقال کر گئے۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم واحلہ جٹ برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ مرحوم کے والد صاحب حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے تعلق داروں میں سے تھے۔ مرحوم ایک عرصے سے گولارچی میں ڈاکٹری کے شعبہ سے متعلق تھے۔ ۳۰ ستمبر کو ایک حادثہ میں شدید زخمی ہوئے اور ایک ہفتہ تک حیدرآباد اور کراچی میں زیر علاج رہے۔ ۷/اکتوبر کو ان کا انتقال ہو گیا۔ مرحوم کو ختم نبوت کے کام سے والہانہ انداز میں عقیدت تھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو قادیانیت کے بارے میں جب بھی کوئی کامیابی نصیب ہوتی تو مولانا محمد علی صدیقی مبلغ ختم نبوت گولارچی سے دفتر ختم نبوت میں تشریف لا کر اظہار مسرت کرتے۔ مرحوم کو ان کے گاؤں کڈن میں دفن کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' مولانا محمد علی صدیقی اور دیگر کارکنان ختم نبوت نے ان کے گھر جا کر ان کے والد چوہدری عبدالمجید برادر ڈاکٹر اسعد اور ڈاکٹر ارشد سے تعزیت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب' مولانا عزیز الرحمان جالندھری' مولانا اللہ وسایا اور دیگر احباب نے ڈاکٹر صاحب کی بلندی درجات کی دعا کی قارئین سے درخواست ہے کہ ڈاکٹر مرحوم کے لئے بلند درجات کے لئے دعا کریں۔ (ادارہ)

قادیانی شعائر اسلام استعمال نہیں کر سکتے' سپریم کورٹ آف پاکستان

قادیانی گروہ دور حاضر کے تمام فتنوں سے

بڑا فتنہ ہے جو لمحہ بہ لمحہ اپنی ناپاک شرانگیزیوں میں مصروف ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ قادیانیت کی بنیاد ہی دجل وفریب پر ہے اور ان کی بقا کا راز بھی صرف اور صرف یہی ہے۔ قادیانیوں کو اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے مسلمانوں کے مقابلہ میں ہر محاذ پر ناکامی ہوئی ہے' جب سے یہ فتنہ اٹھا ہے امت مسلمہ کا ایک بہت بڑا گروہ ان کے مقابلے کے لئے سرگرم ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت سے لے کر ۵۳ء تک اور ۵۳ء سے لے کر ۷۴ء تک اور ۷۴ء سے لے کر ۸۴ء تک اور اس وقت سے لے کر اب تک قادیانیوں کو ہر محاذ پر شکست ہوئی ہے۔

قادیانیوں کو پاکستان کی نیشنل اسمبلی نے کافر قرار دیا لیکن انہوں نے اس فیصلہ کو تسلیم نہیں کیا۔ سپریم کورٹ نے قادیانیوں کے خلاف فیصلہ دیا مگر تسلیم نہیں کیا۔ ۱۹۹۳ء میں سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف سے ایک فیصلہ جاری ہوا کہ قادیانی اسلام کی اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتے مگر قادیانیوں نے اس فیصلہ کو بھی تسلیم نہ کیا اور شعائر اسلام استعمال کرتے رہے جس کی وجہ سے بہت سی جگہوں پر ان کے خلاف مقدمات ہوئے اور ان کو سزائیں بھی سنائی گئیں۔ اس فیصلہ کے خلاف قادیانیوں نے نظر ثانی کی اپیل کی تھی کہ یہ قانون قادیانیوں کے بارے میں تبدیل کیا جائے۔

۸ نومبر کو ۱۹۹۹ء یہ مقدمہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے سماعت کے لئے منظور کر لیا۔ پانچ رکنی فل بنچ بنایا گیا۔ جناب چیف جسٹس سعید الزمان صدیقی کی سربراہی میں دیگر چار جسٹس صاحبان اس بنچ میں شامل تھے۔ جن کے اسماء گرامی ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) جسٹس سعید الزمان صدیقی (۲) جسٹس ارشاد حسن (۳) جسٹس راجہ افراسیاب (۴) جسٹس محمد بشیر جہانگیری (۵) جسٹس ناصر اسلم زاہد۔ قادیانی جماعت کے موقف کو پاکستان کی سپریم کورٹ نے ایک بار پھر رد کرتے ہوئے فیصلہ صادر کیا کہ سپریم کورٹ کا گزشتہ فیصلہ درست ہے۔ قادیانی اپنے کفریہ عقائد کی وجہ سے کافر ہیں لہٰذا یہ شعائر اسلام استعمال نہیں کر سکتے' عدالت عظمیٰ نے یہ فیصلہ صادر فرماتے ہوئے ان کی نظر ثانی کی اپیل کو رد کر دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' مولانا منظور احمد چنیوٹی ' جناب اسماعیل قریشی اور جناب راجہ حق نواز صاحب پیش ہوئے۔ ان اکابرین کے علاوہ اسلام آباد کے جید علماء کرام بھی ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے پیش پیش رہے' ان میں حضرت مولانا قاری احسان اللہ صاحب' مولانا عبدالرؤف صاحب' مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا مفتی خالد میر صاحب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ مولانا محمود الحسن اور ناظم دفتر اسلام آباد جناب اکرام اعوان اور معاون آغا نفیس الدین آزاد شریک ہوئے۔

ان حضرات کے علاوہ عوام الناس بالخصوص نوجوان بھرپور تعداد میں شامل ہوئے اور اپنے سچے جذبوں کا اظہار فرمایا اور کہا کہ جس طرح ۵۳ء' ۷۴ء میں مسلمان اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے حاضر ہوئے تھے آج ہم بھی اپنے آقا ﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کی خاطر لہو کا آخری قطرہ تک قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ان میں کالج یونیورسٹی کے طلبہ میں جناب ظہور اقبال صاحب' جناب حفیظ اللہ نیازی' شہزادہ احسن' سلیمان خٹک' محمد رؤف اشرف' محمد عاصم' ندیم قریشی اور نجم نذیر کے علاوہ دیگر طلبہ کثیر تعداد میں موجود تھے جن کی حاضری یہ بتا رہی تھی کہ حضور ﷺ کی ناموس اور عظمت کے تحفظ کے لئے مسلمان بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ لہٰذا تمام امت مسلمہ سے گزارش ہے کہ وہ بھی اسی طرح اپنے جذبے جوان رکھیں اور ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
آسمانوں کی زینت ستارے ہیں خواتین کی زینت زیورات
ستارا جیولرز
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر: ۷۴۵۰۸۰

قادیانیت ایک ناسور ہے قادیانی ملک کے دشمن اور غدار ہیں اسلام کے خلاف ان کی سرگرمیوں کو روکا جائے ختم نبوت کا پرچم پوری دنیا میں بلند رہے گا' وہ وقت دور نہیں کہ قادیانی فتنہ اس دھرتی سے نیست و نابود ہو جائے گا۔ اسلام کے خلاف اور علماء کے خلاف سازش کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

(رپورٹ مولانا محمد اختر) عالمی مجلس ختم نبوت کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ صاحب خطیب چناب نگر خوشاب تشریف لائے جماعتی احباب سے ملاقاتیں کیں' سالانہ رد مرزائیت وعیسائیت کورس چناب نگر کے لئے دعوت دی گئی اور اس کے اشتہارات اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ مدرسہ مصباح العلوم خوشاب کورس کے سلسلہ میں علماء طلباء سے ملاقات ہوئی۔ جوہر آباد مرکزی جامع مسجد بلاک نمبر ا مولانا شاہ محمد قاری خدا بخش صاحب' قاری محمد فیصل صاحب و دیگر احباب سے ملاقاتیں ہوئیں۔ فتنہ قادیانیت کے متعلق ختم نبوت کے علماء کی محنت و کوشش اور قادیانیت کے تعاقب سے آگاہ کیا گیا۔ مدرسہ کاشف العلوم سیٹلائٹ ٹاؤن کے طلباء و دیگر احباب سے ملاقات ہوئیں۔ مولانا پروفیسر عبداللطیف اور عثمان غنی عبدالرحمن کے ساتھ جماعتی امور پر گفتگو ہوئی۔ مدرسہ حنفیہ بلاک نمبر ۴ میں علماء وطلباء دیگر احباب کو کورس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ قادیانی فتنہ کے متعلق آگاہ کیا گیا بعد از نماز عصر جامع مسجد مکی پرانا سیٹلائٹ ٹاؤن میں خطیب چناب نگر مولانا غلام مصطفیٰ نے ختم نبوت کے عنوان پر خطاب کیا۔ سامعین کو لٹریچر دیا گیا۔ بعد ازاں مولانا غلام مصطفیٰ مولانا محمد اختر تبلیغی پروگرام کے لئے گروٹ شہر روانہ ہو گئے۔ جامع مسجد زرگر میں بعد از نماز ظہر خطیب چناب نگر کا بیان ہوا سامعین کو لٹریچر دیا گیا۔ علاوہ ازیں مدرسہ عثمانیہ کے اساتذہ سے ملاقات ہوئی قادیانیوں کی کفریہ تبلیغی سرگرمیوں پر غور و خوض کیا گیا۔ علاقہ میں ختم نبوت کے کام کو پھیلانے کے بارے میں مشاورت ہوئی۔ جماعتی پیغام کے لئے روڈو' منھاتوانہ کی جامع مسجد نوناں والی میں بعد از نماز عشاء مولانا غلام مصطفیٰ کا تفصیلی خطاب ہوا اور مجلس ختم نبوت کا وافر مقدار میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ نوجوانوں کو رد قادیانیت کورس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ بعد از نماز فجر حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بیان کیا گیا۔ جامع مسجد قاضیاں والی میں مولانا سلطان احمد میاں عزیز الرحمن نوجوان حضرات سے ملاقاتیں ہوئیں اس کے بعد ھڈالی مدرسہ جامع ابوہریرۃ کے علماء اور طلباء سے ملاقات ہوئی۔ جامع مسجد کلیراں والی میں حاجی عبدالمجید صاحب' عاشق ختم نبوت محمد قاسم صاحب' ماسٹر محمد یونس صاحب و دیگر احباب سے جماعتی امور پر گفتگو ہوئی۔ چناب نگر میں منعقدہ سالانہ کورس میں شرکت کرنے کی دعوت دی گئی۔

۵ نومبر کا جمعۃ المبارک مولانا محمد اختر نے گروٹ شہر جامع مسجد بلالؓ میں بیان کیا۔ ۵ نومبر کا جمعۃ المبارک جامع مسجد ۴ بلاک جوہر آباد میں خطیب چناب نگر مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نے خطاب کیا۔ انہوں نے سامعین سے بیان کرتے ہوئے کہا جوہر آباد میں مختلف محکموں میں قادیانی افسر اپنی کفریہ تبلیغ کرتے ہیں ان پر نظر رکھی جائے حکومت سے مطالبہ کیا کہ یہ فتنہ ملک عزیز کا دشمن ہے ان سے ہوشیار رہنا چاہیے اور فتنہ گوہر شاہی کی شرانگیزی کے متعلق بھی اظہار خیال کیا گیا۔ جمعہ کے بعد مولانا خوشاب کے لئے روانہ ہوئے اور جامع مسجد میاں بجڑوالی میں ایک تقریب میں شرکت کی' ہفتہ کو سرگودھا میں تبلیغی کام کے لئے روانہ ہو گئے۔ مولانا غلام مصطفیٰ صاحب کا یہ دورہ بحمداللہ کامیاب رہا۔

سید محمد حسین کاظمی کی رحلت پر اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے رابطہ سیکریٹری سید احمد حسین زید کے چھوٹے بھائی سید محمد حسین کاظمی مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون انہیں قبرستان چمن شاہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کی نماز جنازہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ مجاہد پورہ کے امیر مولانا قاری دوست محمد خلیل نے پڑھائی۔ مرحوم کی رحلت پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد' قاری محمد یوسف عثمانی' مولانا عبدالقدوس عابد' حافظ احسان الواحد' چودھری غلام نبی' پروفیسر محمد انوار' محمد اعظم ایڈووکیٹ' مولانا فقیر اللہ اختر' محمد امان اللہ قادری' حافظ محمد ثاقب اور حافظ شوکت محمود صدیقی نے اظہار تعزیت کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کیلئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

کے درج ذیل منصوبوں میں تعاون فرمائیں

اندرونِ ملک و بیرونِ ملک تبلیغی مشن اور مراکز کا قیام

پوری دُنیا میں معلمین کی تبلیغی سرگرمیاں اور قادیانیت کے سدّباب کیلئے کوششیں

اندرونِ ملک اور بیرون ملک مدارس اور مکاتیب قرآن کا مربوط نظام،

اعلیٰ عدالتوں میں قادیانیت اور ردقادیانیت کے موضوعات پر مقدمات میں مسلمانوں کی پیروی

اندرون ملک و بیرون ملک ختم نبوت کانفرنسوں اور سیمیناروں کا اہتمام

ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعے تبلیغی سرگرمیاں،

چناب نگر ربوہ میں مساجد اور دارالمبلغین کا قیام

انٹرنیٹ کے ذریعے قادیانیت کے پروپیگنڈوں کا جواب،

ردقادیانیت، نزولِ مسیح اور دیگر اہم موضوعات پر سینکڑوں کتابوں کی تصانیف و تقسیم،

ان تمام منصوبوں اور عقیدہ کے تحفظ اور قادیانیت کی ارتدادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے عطیات، زکوٰۃ، صدقات فطرہ کی رقوم سے بھرپور تعاون فرمائیں

شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کے لئے

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر: 514122
اکاؤنٹ نمبر 3464-UBL حرم گیٹ برانچ ملتان، پنجاب بینک 310 - 7734NBL حسین آگاہی ملتان

دفتر ختم نبوت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی فون 7780337-7780340
اکاؤنٹ نمبر 9-487 NBL نمائش برانچ - 927 ABL بنوری ٹاؤن برانچ، کراچی

ختم نبوت سینٹر 35-STOCKWELL GREEEN LONDON.SW9. 9HZ. U.K. PHONE: 0171-737-8199.